

# غالب

کی فارسی غزلوں سے انتخاب  
ترجموں کے ساتھ

اردو ترجمہ

افتخار احمد عدنی

انگریزی ترجمہ

رالف رسل





**PDF By : Meer Zaheer Abass Rustmani**

**Cell NO : +92 307 2128068 - +92 308 3502081**



پی ڈی ایف (PDF) کتب حاصل کرنے اور واٹس ایپ گروپ «کتاب کارنر»  
میں شمولیت کے لیے مندرجہ بالا نمبرز کے واٹس ایپ پہ رابطہ کیجیے۔ شکریہ

# غالب کی فارسی غزلوں ے انتخاب ترجموں کے ساتھ

انگریزی ترجمہ  
رافقہ رسل

اردو ترجمہ  
افتخار احمد عدنی



پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی

پہ تعاون

انجمن ترقی اردو، پاکستان

# ترتیب

## حصہ اول

الف	پس نوشت
	منتخب فارسی اشعار
ج	لور ان کا اردو ترجمہ

## حصہ دوم

۵	کچھ اس کتاب کے بارے میں
۷	تعارف
۸	فارسی اشعار
۸	لور ان کا اردو و انگریزی ترجمہ
۱۳۲	توضیحی اشاریہ

## پس نوشت

یہ حسن اتفاق سے زیادہ شاید غالب کا تصرف تھا جس نے ان کے دو قدر دانوں کو جو اپنی اپنی زبانوں میں ان کے فارسی اشعار کا ترجمہ کر رہے تھے ایک ہفتے کے لیے یکجا کر دیا۔ ہوا یہ کہ انجمن ترقی اردو پاکستان نے ۱۹۹۳ء میں بابائے اردو یادگاری خطبہ دینے کے لیے پروفیسر رالف رسل کو مدعو کیا۔ وہ جب کراچی آئے تو انہوں نے قیام کیا میرے دوست جمیل الدین عالی کے گھر میں۔ اس طرح ہم دونوں کو ایک دوسرے سے ملنے کے کئی موقع ملے۔ ان ملاقاتوں میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ رسل صاحب نے غالب کی اردو غزلوں کے ساتھ بہت سی فارسی غزلوں اور اپنے پسندیدہ اشعار کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ عالی صاحب اس ضمن میں میرے کام سے واقف تھے۔ انہوں نے غالب کے فارسی کلام میں ہماری مشترکہ دلچسپی کو دیکھتے ہوئے یہ زور دیا کہ کیوں نہ ہم غالب کی فارسی غزلوں کے ساتھ اپنے ترجموں کو یکجا شائع کریں۔ تجویز نہایت مناسب تھی۔ ہم فوراً اس پر راضی ہو گئے۔ چنانچہ میں نے اپنے ترجموں کی ایک نقل رسل صاحب کے حوالے کر دی۔

۱۹۹۵ء میں رسل صاحب نے اپنی پوری کتاب کا مسودہ مجھے بھیج دیا۔ یہ مسودہ غالب کی اردو اور فارسی غزلوں کے ترجموں کے علاوہ ایک جامع پیش لفظ اور مبسوط اشاریہ پر مشتمل ہے۔ میری واقعیت فارسی زبان سے واقف سی ہے۔ میں اس پر تو کبھی قادر نہیں ہو سکتا کہ غالب کی اردو غزلوں کا فارسی میں ترجمہ کروں۔ اس لیے میں نے اپنی توجہ کو صرف ان کی فارسی غزلوں کے ترجمے پر مرکوز رکھا۔ میں نے یہ دیکھا کہ ہمارے ترجموں میں صرف ذہائی سو فارسی اشعار مشترک تھے۔ چنانچہ میں نے رالف رسل کو لکھا کہ ہم غالب کے ذہائی سوا اشعار پر مشتمل ایک کتاب ایسی شائع کر سکتے ہیں جس میں سچ میں غالب کے فارسی اشعار ہوں اور دونوں جانب اردو اور انگریزی ترجمے۔ فارسی اور اردو زبانوں کے مزاج میں مشرقی انکسار کی جلوہ فرمائی قابل دید ہے۔ غالب کے فارسی اشعار اور ان کا ترجمہ دونوں آسانی سے ایک صفحے میں سامنے اس کے برعکس انگریزی زبان

کے مزاج میں غزل کے محبوب کا سا وہ انداز خسروانہ ہے کہ رسل صاحب کے ترانے کے لیے ایک صفحہ بھی مشکل سے کافی ہو۔ بعض اوقات ایک ایک مصرعہ اپنے طول یا غالب کے الفاظ میں قامت کی درازی سے مقررہ جگہ سے باہر نکل گیا اور مجبوراً اسے توڑ کے دو سطروں پر پھیلا دیا۔

رسل صاحب نے انگریزی کے قارئین کی سہولت کے لیے غالب کے کافی شعروں پر نوٹ دیے ہیں جن کے بغیر وہ قاری جو مشرقی شاعری کی روایات سے واقف نہ ہو اشعار کا مفہوم صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا۔ اس لیے ضروری تھا کہ اشعار کا انگریزی ترجمہ اور اس سے متعلقہ نوٹ ایک ہی صفحے پر درج ہوں۔ اگر انگریزی ترانے کا حصہ الگ کر دیا جاتا تو طباعت میں بہت سہولت ہو جاتی۔ لیکن اس اہتمام سے کہ انگریزی ترجمہ غالب کے فارسی شعر کے بالمتقابل ہو خاصی دشواری پیش آئی۔ اسی لیے کتاب کی اشاعت میں کافی تاخیر ہو گئی۔ لیکن اس تاخیر کا ایک یہ نتیجہ نکلا کہ جن اشعار کا میں نے ترجمہ کیا تھا ان کی تعداد نوٹ صافی سو سے بڑھ کر پانچ سو ہو گئی اور اس طرح قارئین کے لیے غالب کے زیادہ فارسی اشعار تک رسائی کا خود بخود اہتمام ہو گیا۔

اب ہماری یہ کوشش ہو گی کہ رسل صاحب کے پورے مسودے کو جس میں اردو اور فارسی غزلوں کے ترانے ہیں جلد شائع کر دیں۔ اور اس کے بعد انگریزی ترانے کے ساتھ اردو اور فارسی اشعار سمیت پوری کتاب کی اشاعت کا بندوبست کیا جائے۔

ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری کے حوالے سے کلام غالب کا ترجمہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے مقدس دیکھ کا ترجمہ کرنا۔ برصغیر کی دوسری الہامی کتاب کا ترجمہ بہت معذرت سے پیش کیا جا رہا ہے اس امید کے ساتھ کہ اگر ایک زبان کے ترانے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ دوسری زبان کے ترانے سے پوری ہو جائے۔ یہاں یہ کہنا بے عمل نہ ہو گا کہ غالب خود بھی اپنے شعر کو الہام قرار دینے سے گریز نہیں کرتے تھے۔

شعر غالب نبود وحی و گویم ولے  
تو دیناں نواں گفت کہ الہامے بہت

شعر غالب کا نہیں وحی یہ حلیم عمر  
بخدا تم ہی بتا دو نہیں گلتا الہام

افتخار احمد مدنی

دسمبر ۱۹۹۷ء

اے بہ خلا و ملا خوں تو ہنگامہ زار  
باہر در گفتگو، بے ہمہ با ماجرا

حیرے کرشموں سے ہر قلبِ خلا و ملا  
گفتگو ہر ایک سے، امر میں سب سے جدا

آب نہ بخشی پہ زور، خونِ سکندر ہدر  
جاں نہ پذیری بہ بیچ، نقدِ خضر ناروا

آبِ بقا کے قریں خونِ سکندر ہدر  
ہدیہ جاں مسترد، نقدِ خضر ناروا

بزمِ ترا شمع و گلِ خشکیِ بو تراب  
سازِ ترا زیرِ بزمِ واقعہ کر بلا

شمعِ تری بزم کی خشکیِ بو تراب  
نقدِ ترے ساز کا واقعہ کر بلا

نکھیاں ترا قافلہ بے آب و ناں  
لہجہ ترا مائدہ بے اشتہا

ہیں جو ترے غم زدہ وہ رہے بے آب و ناں  
جن پہ کرم ہے، انہیں مائدہ بے اشتہا

دلِ مایوس را تسکین پہ مردنِ حیواں دلاں  
چہ امید است آخرِ خضر و لوریں و مسجرا

تنہا موت کی ہے ہر دلِ مایوس کا چارہ  
ہے کیا امید آخرِ خضر و لوریں و مسجرا

خطے برہستی عالم کشیدیم از مژہ بسن  
ز خود رفتیم وہم با خوبینِ بردیم دنیا را

جب آنکھیں بند کیں، کھینچا خطِ تمنیخ عالم پر  
خود اپنے سے مجھے ہم ساتھ لے کے ساری دنیا کو

خُن کو، مرا دل مالِ تقویٰ تو ہے لیکن  
میں نگہ زہد سے مائل ہوں کافر ماجرائی کا

خُن کو، مرا ہم دل بہ تقویٰ مالست نہا  
زنگِ زہد اقلدم بہ کافر ماجر لہا

گدلوں کی سی اس صورت کا مجھ کو رنج کیا غالب  
ہے شرہ ملکِ معنی میں مری فرمانروائی کا

زنجم گر بصورت از گدایاں بودہ ام غالب  
بہ دارالملکِ معنی می کنم فرمانرو لہا

تجھے ہے وہم نہیں مجھ کو انتظار آجا  
ہمانہ چھوڑ مری جاں ستیزہ کار آجا

زمن اگر نہ بود پاور انتظار بیا  
ہمانہ جوئے مباحث و ستیزہ کار بیا

جو تو نے غیر سے ہاندھا اے بھی توڑ صنم  
ہوا ہے عہدِ وفا کب سے استوار آجا

ز ماستی و با دیگران گرو بستی  
بیا کہ عہدِ وفا نیست استوار بیا

وداع و وصل ہیں دونوں کی لذتیں اپنی  
ہزار بار جدا ہو کے 'لاکھ بار آجا

وداع و وصل جداگانہ لذتے دارد  
ہزار بار ہر دو صد ہزار بار بیا

حصار امن کی خواہش ہے مگر تجھے غالب  
میانِ حلقہٴ رندانِ خاکسار آجا

حصارِ عافیتے مگر ہوس کنی غالب  
چوما بہ حلقہٴ رندانِ خاکسار بیا

اس کے ہزار بار ہر اک ان میں دلفریب  
رنجش مگر اس کی شوق بڑھائے تو کیا عجب

شیوہ ہارود و من معتقد خوی ویم  
شوqm از رنجش لوگر ہزار بار چہ عجب

مانند برق جس کو ذرا بھی نہیں قرار  
لکھو نہ اس کا دل میں سمائے تو کیا عجب

آنکہ چوں برق بیک جائی تگیر و آرام  
لکھ اش در دل اگر دیر نہاید چہ عجب



چاہے فلک سے کون وہ 'خودی نہ چاہے جو فلک  
انگے نہ بادِ عَرَبِ شَیخ' اور نہ میری سے گزک

ہر چہ فلک خواست بیچ کس از فلکِ نخواست  
عَرَبِ فَرِید سے نبت 'بادِ ما گزک نخواست

علم سے جاہ بے خبر 'جاہ سے علم بے نیاز  
دیکھے نہ از محکم تری دعوئے نہ میرا از محکم

جاہ از علم بے خبر 'علم از جاہ بے نیاز  
ہم فلک تو از ندید 'ہم از من محکم نخواست

بٹ و بدل کو چھوڑ کر یکدہ دعوئے جہاں  
کبر جمل سے کوئی اور نہ قصہ فدک

بٹ و بدل بجائے ماں 'یکدہ جوے کاندراں  
کس نفس از جمل زو کس سخن از فدک نخواست

نہ ہزار شیوہ کو طاعتِ حق گراں نہیں  
بداء در میں نامید چاہے صنم نہ مشترک

رند ہزار شیوہ را طاعتِ حق گراں نبود  
لیک صنم بہ بجدہ در نامید مشترک نخواست

یاد کا کیا ذکر کہ ہنگامہ ہوا ختم  
سب خود پہ ستم ہو سر محشر نہ کہا جائے

ہنگامہ سر آمد 'چہ زنی دم از تظلم  
مگر خود ستمی رفت بہ محشر نتواں گفت

ہے گرم روی سایہ دسر چشمہ سے بیزار  
ہم سے سخن طوہی و کوثر نہ کہا جائے

در گرم روی سایہ و سر چشمہ نجویم  
بانا سخن از طوہی و کوثر نتواں گفت

اک راز ہے سینے میں کوئی وعظ نہیں ہے  
سولی پہ کہیں بر سر منبر نہ کہا جائے

آن راز کہ در سینہ نہایت نہ وعظ است  
بردار توواں گفت و بہ منبر نتواں گفت

کس شیفتہ سے مجھ کو پڑا راہتہ یارو  
مومن نہیں 'غالب' اسے کافر نہ کہا جائے

کارے عجب افتاد بدیں شیفتہ مارا  
مومن نبود غالب و کافر نتواں گفت

ہے عشق ہم کو اس میں بھلائیک ونام کیا  
ہم خاصکال سے جتہ و ستور عام کیا

با من کہ عاشقم خن ازنگ و نام چیت  
ور امر خالص جتہ و ستور عام چیت

جانے ہے اس کے ساتھ جو ظلوت میں سے پئے  
ہوتے ہیں حور و کوثر و دار السلام کیا

با دوست ہر کہ بادہ عطلوت خورد مدام  
واند کہ حور و کوثر و دار السلام چیت

میرا علاج سے ہے کہ ہوں غم سے جاں بلب  
بیار غم سے ذکرِ حلال و حرام کیا

دل خستہ غمیم دیو سے دوائے ما  
با محسکال حدیثِ حلال و حرام چیت

غالب اگر ہیں خرقہ و مصحف تجھے عزیز  
مت پوچھیو ہے زربخ سے لعلِ قام کیا

غالب اگر نہ خرقہ و مصحف بہم فروخت  
پرسد چرا کہ زربخ سے لعلِ قام چیت

ہند میں رہو خن پیشہ ہے لیکن گمنام  
زینت اس دیر کسن کی ہے وہی خمِ آشام

ہند را رہو خن پیشہ گمنامے ہست  
اندریں دیر کسن میکدہ آشامے ہست

کون کبھے میں عطا مجھ کو کرے رطلِ نیند  
لور ریت کے عوض چاہے تو رکھ لے اِرام

کیست در کعبہ کہ رطلے ز نیند عطلد  
در گردوگاں طلہد جامہ اِرامے ہست

مئے از جگم کے ساتھ آئے اگر حسنِ حد  
ہم کو بغداد رہے یا نہ شہرِ بظام

مئے صافی ز فرنگ آید و شاہد زحار  
مانہ وانہم کہ بغدادے و بظامے ہست

شعرِ غالب کا نہیں وحی، یہ حلیم مکر  
بخدا تم ہی بتا دو نہیں لگتا الہام!

شعرِ غالب نبوہ وحی و نہ کو نیم ولے  
تو یزداں نواں گفت کہ الہامے ہست

جب چرخِ بہمن سمیت سما جائے دل میں وہ  
بند قبائے یار کو کیا کھولے عہد

با چرخِ بہمن ز باز فردی رود بہ دل  
بند قبائے دوست کشودن چہ احتیاج

تن پروری خلق ریاضت سے بڑھی اور  
جز گرمی افطار نہ لایا رمضان بچ

تن پروری خلق فزون شد ز ریاضت  
جز گرمی افطار ندارد رمضان بچ

آئینِ بت پرستی کی تکمیل کر چکے  
غالب کمالِ صنعت آذر دکھائیں ہم

آئینِ برہمن بہ نہایت رساندہ ایم  
غالب بیا کہ شیوہ آذر کھنم طرح

رشتک وفا تو دیکھ کہ مقتل میں عشق کے  
ہر اک حلاش گوہر مقصود میں گیا

رشتک وفا نگر کہ بدعوئی کہ رضا  
ہر کس چگونہ درپے مقصود میرود

فرزند نے جھکایا جو سر اپنا ز پر تنگ  
بارے پدر بھی آتشِ نمرود میں گیا

فرزند زیرِ تیغ پدری نہند گلو  
گر خود پدر در آتشِ نمرود میرود

نوبِ میدی مری گردشِ ایام نہ جانے  
یہ دن کی سیاہی سحر و شام نہ جانے

نوبِ میدی ما گردشِ ایام ندارد  
روزے کہ یہ شد سحر و شام ندارد

ہر ذرہ مری خاک کا رقصاں ہے فضا میں  
دیوانگی شوق سر انجام نہ جانے

ہر ذرہ خاکم ز تو رقصاں ہوا نیست  
دیوانگی شوق سر انجام ندارد

بلبل چمن میں ، بزم میں پروانہ بیقرار  
کیا شوق ہے جو وصل میں آرام نہ جانے

بلبل چمن بنگر و پروانہ بہ محفل  
شوقست کہ در وصل ہم آرام ندارد

بیوں شراب تو شاعر ہوں میں فقیہ نہیں  
ہے عار کیا مری آلودہ دامن دیکھو

بادہ گر بودم میل شاعرم نہ فقیہ  
خنن چہ ننگ ز آلودہ دامن دلرا

جو کوئی شر میں سمجھے زہاں تو لے آؤ  
اک اجنبی کے خنن ہائے گفتنی دیکھو

پیادید گر لنگا بود زہاں دانے  
غریب شر خنن ہائے گفتنی دارہ

دور شراب ناب سے بدست کر بھی  
نغمہ سنا کے پھر مرے گم گشتہ ہوش لا

گاہے بہ سبک دستی از بادہ ز غوثیم ہر  
گاہے بہ سید مستی از نغمہ بموش آور

وہ تیرے ساتھ آنے پہ راضی نہ ہو اگر  
اک شعر غز غالب مومینہ پوش لا

غالب کہ بتائیں باد مہمائے تو گر ناید  
بارے غزلے فردے زان مومینہ پوش آور

رستے بہت اعتماد کے پر کوئی مخدور  
الٹی ہی چلے راہ تو پھر کوئی کرے کیا

آں نیست کہ صحرائے خنن بادہ ندارد  
واڑوں روش کج نگرے راچہ کند کس

غالب بچے انصاف ہی ہوتے ہیں سلاطین  
ظالم ہو اگر شاہ تو پھر کوئی کرے کیا

غالب بہ جہاں بادشماں از بچے داوند  
فرمان دہ بیداد گرے راچہ کند کس

آنکھ دیکھے نہ جسے رنگ وہ ہیرنگی کے  
راز خاموشی کے ایسے کہ سن پائے نہ گوش

رنگہا جتہ زیرنگی و دیدن نہ بہ چشم  
راز ہا گفتہ خاموشی و شنیدن نہ بگوش

ذات ایزد ہمہ محسوس ہے عالم معقول  
نغمہ یہ صوت سے بیگانہ ہے غالب خاموش

ہمہ محسوس بود ایزد و عالم معقول  
غالب این زمزمہ آواز نخواہد خاموش

نہود وفا کی عمدہ دے خوش نصیبیت ست  
از شاہداں بنازش عمدہ وفا برقص

کیا خواہش وفا کہ نصیبیت ہے ایک پل  
کر التفات شاہد شیریں لوا پہ رقص

فرسودہ رسم چھوڑ کے کرتے ہیں اہل دل  
در سؤر نوحہ خوان و بہ بزم عزائم رقص

فرسودہ رسم چھوڑ کے کرتے ہیں اہل دل  
عیش و طرب پہ نوحہ تو آہ و بکا پہ رقص

سرمایہ خرد کو جنوں کے سپرد کر  
یک سود را ہزار زبان میدہ عوض

سرمایہ خرد کو جنوں کے سپرد کر  
ہر سود کے ملیں گے ہزاروں زبان عوض

پاداش ہر وفا بھائے دگر کند  
غالب ہیں کہ دوست چنان میدہ عوض

غالب ہر اک وفا کے صلے میں جفا نئی  
دیتا ہے کس کمال سے وہ مرہاں عوض

لب بدلت نہادان و جاں دلون آردوست  
در عرض شوق حسن لوا بودہ است شرط

"لب تیرے لب پہ ہوں توکل جائے جاں مری"  
اس عرض اشتیاق میں حسن لوا ہے شرط

چاگن زرم ز کعبہ چہ لہم کہ خود ز دیر  
رفتن پہ کعبہ رو بھٹا بودہ است شرط

کعبے سے میں نہ گزروں تو کیا آئے گا نظر  
کعبے کی ست مز کے مگر دیکھنا ہے شرط

دران چہ من نتوانم ز احتیاط چہ سود  
بدانچہ دوست نخواہد ز اختیار چہ خط

جو اپنے بس میں نہ ہو کیسی احتیاط اس سے  
ہو جس پہ دوست نہ مانگ اس اختیار سے کیا

بہ زحمہ فرزند و زن چہ می کشم  
ازین خواستہ غمہای ناگوار چہ خط

اسیر زحمہ فرزند و زن نہ کر یارب  
ٹلے گا رند کو غمہائے ناگوار سے کیا

خوش ہوں مری تکذیب پر ہیں جمع شیخ و برہمن  
اور کفر و دین کے شور سے ماسون دل کی انجمن

ہو آگ روشن 'مرغ' دے وافر ہوں کیا اچھا لگے  
اور بذلہ خجوں سے بچے 'سرمایش' ایسی انجمن

تجھ پر بہارِ حسنِ حقی 'بجھ' پر بہارِ شوق  
سب حسن و شوق 'دور' قضا میں ہوئے تک

وہ راہ بھول کے ناگاہ میرے گھر آیا  
صنم 'فریب' ہے کیا شیوہ ہدایتِ شوق

ہے مرد وہ جو فرطِ مہمان سے ہو ہلاک  
یا تھکنی میں ساحلِ دریا سے ہو ہلاک

نہ کہیں جو کلامِ نغزِ غالب  
بلا سے ہوں ترے اشعارِ تھوڑے

لطفِ ساقی سے رقیبوں پہ مئے تابِ ارزاں  
اور غریبوں کے لیے ہے لبِ جیوں بھی بخیل

غالب خستہ کو واں زحمتِ گفتار نہ دے  
کوئی جانے نہ جہاں فرقِ نظیری و قتیل

شادوم کہ برانکار من شیخ و برہمن گشتہ جمع  
کڑا اختلافِ کفر و دین خود خاطر من گشتہ جمع

ہے ہے چہ خوش باشد بے آتش بہ چٹیل و مرغ دے  
از بذلہ سبھاں چند کس در یک نشین گشتہ جمع

رنگ و بو بود ترا برگ و نوا بود مرا  
رنگ و بو گشت کمن برگ و نوا گشت تلف

غلط کند رہ و آید بہ گلہ ام ناگاہ  
صنم 'فریب' بود شیوہ ہدایتِ شوق

مرد آنکہ در ہجومِ تمنا شود ہلاک  
از رشکِ تشنہ کہ بدریا شود ہلاک

نگویم تا باشد نغزِ غالب  
چہ غم گر بہت اشعارِ من اندک

بارِ قیباں کتبِ ساقی پہ مئے تابِ کریم  
باغِ ربایاں لبِ جیوں پہ دے آبِ بخیل

غالب سوختہ چاں راچہ بکھار آری  
بدیارے کہ ندانند نظیری ز قتیل

یوں کہنکی کا نقشِ جہاں سے مٹاؤں میں  
اک طرزِ نو سے محفلِ ہستی سہاؤں میں

رغم کہ کہنکی ز تماشایِ برانگنم  
در بزمِ رنگ و بو نمطے دیگر انگنم

ہنگامہٴ حیات کو دوں آتشِ جنوں  
شعردخن میں فکر کا جادو جگاؤں میں

ہنگامہ را خیمِ جنون پر جگر بزم  
اندیشہ را ہوائے فسون در سر انگنم

ہر نسخہٴ لفظ و معنی امید سے تھی  
فرحنگ نامہ ہائے تمنا کھٹا کئے

در پیچ نسخہٴ معنی لفظ امید نیست  
فرحنگ نامہائے تمنا نوشتہٴ ایم

رنگینِ خونِ دل سے ہر اک نوکِ خد ہے  
قانونِ باغبانی صحرا کھٹا کئے

آغشتہٴ ایم ہر سرِ خارے بخونِ دل  
قانونِ باغبانی صحرا نوشتہٴ ایم

ہند میں خوش نصیب ایسے ہیں خنور موجود  
جن کی غلوت کو صبا جانتی ہے رکبِ ارم

ہندرا را خوش نصیبانند خنور کہ بود  
باد در خلوتِ شاں مشکِ نشاں از دمِ شاں

غالبِ خستہ کا ہر چند نصیبِ ان میں شد  
ہے مگر بزمِ سخن میں وہ انصیب کا ہدم

غالب سوختہ جاں گرچہ نیز زد بہ شد  
ہست در بزمِ سخن ہم نصیب و ہدمِ شاں

الفت ہی ختم ہو گئی یا ربطِ بڑھ گیا  
لیکن نہ دکھ مجھے نہ تجھے انفعال ہے

یا می گسست صحبت و یا می افزود ربط  
لیکن مرا طلال و ترا انفعال کو

ہے بادۂ طہور میں کیا مکتب کا غم  
کب عشرتِ بہشت میں ہم زوال ہے

در بادۂ طہور ہم مکتب کجا  
در عیشِ خلوت لذت ہم زوال کو

دولت نہیں ملتی یوں، کوشش سے پیشیاں ہو  
کافر نہیں بن سکتا، ناچار مسلمان ہو

دولت پہ غلط فہم، از سستی پیشیاں شو  
کافر نتوانی شد، ناچار مسلمان شو

یاں نور فراواں ہے وہاں عیش کا سماں ہے  
کعبے میں اقامت کر، بتخانے میں مہماں ہو

ہم خانہ بساماں ہے، ہم جلوہ فراواں ہے  
در کعبہ اقامت کن، در بنگلہ مہماں شو

شہر اس کا کہاں شر کے ریکسوں میں  
دیارِ دہلی کا غالب ہے ایک خاک نشیں

دم از ریاستِ دہلی نمی زخم غالب  
منم ز خاکِ لہیان آں دیارِ یکے

کیوں بے سنے ہی تو مرے دل میں از کیا  
اے حرف، کس کے لعلِ شکر خا میں محو ہے

لغنیہ لذت تو فردی رود بہر دل  
اے حرف، محو لعلِ شکر خا میں کھتی

ہم دونوں میں جو فرق ہے کچھ کم تو نہیں وہ  
معذور ہے مگر تو مرے اشعار نہ سمجھے

فرقے ست نہ اندک ز دلم تا پہ دل تو  
معذوری، اگر حرف مرا زود نیاباں

کیوں مجھ سے کو مسجد و محراب کہاں ہے  
ہے عید کی یہ صبح مئے ناب کہاں ہے

زاہد کہ و مسجد چہ و محراب کہاں  
عید است و دم صبح مئے ناب کہاں

کیا گلہ از ازاں کو مرے خیم و گل سے  
صر صر کہاں خوابیدہ ہے، سیلاب کہاں ہے

بوی گل و خیم نہ سزد گلہ، مارا  
صر صر تو کہا رفتی و سیلاب کہاں

کچھ کہتے نہیں دلوں محشر کے حضور آپ  
وہ شکوہ ہے مری احباب کہاں ہے

حشر است و خدا داور و ہنگامہ ہے پایاں  
اے شکوہ، بے مری احباب کہاں



آنکھ جوید از تو شرم و آنکھ خواہد از تو سر  
تقویٰ از میخانہ و داد از فرنگ آورد ہی

وہ جو تجھ سے آرزو رکھے حیا و مر کی  
تقویٰ میخانے سے چاہے اور داد فرنگ سے

دیدہ در آنکھ تا نمد دل بشمار دلیری  
در دل سبک بنگرد رقص بتان آزری

دیدہ در اس کو جاننے جو بہ خیال دلیری  
دیکھ لے قلب سبک میں رقص بتان آزری

تا نبود ہلطف و قہر چچ بہانہ در میاں  
شکر گرفت تا رسا 'شکوہ شرد سرسری

یاد کے لطف و قہر کا کیا بہانہ 'کیا سبب  
شکر سے بے نیاز وہ 'نالہ سنے تو سرسری

بنی ام از گداز دل در جگر آتشے چو سیل  
عالم 'اگر دم سخن رہ چہ ضمیر من بری

غالب ہے فکر شعر سے سوز بگر میں 'دل میں آگ  
آئے مرے ضمیر میں کوئی سخن رہی جری

There". God said: "By no means canst thou see Me (direct); but look upon the mount. If it abide in its place then shalt thou see Me." When his Lord manifested His glory on the mount He made it as dust, and Moses fell down in a swoon..." "The mount" was the mountain of Tur. Even the great mountain was reduced to dust by God's radiance.

Musa is also called Kalim - literally 'one who speaks with another' - because he spoke with God. At one stage in his life, he served eight years as a goatherd to the prophet Shuaib and Shuaib gave him his daughter in marriage in return. 76 is a reference to this.

When he led the children of Israel out of Egypt towards the promised land, the waters parted before them to enable them to reach the other side in safety and then closed over Pharaoh and his army and drowned them. In Muslim tradition, these were the waters of the Nile.

turned (*hangama*), 44 (fitna), 106

vah and ilham, 60

waves, 54

West, the, source of fine wine, 60 (5)

'where's the joy?', 104, 106

willow, 48

wine - Ghadib made no secret of the fact that he broke the Islamic prohibition on wine and many of his verses celebrate the pleasures of drinking. Wine also regularly symbolises the message of true religion, the inspiration of love and of worthwhile action in life, but there is no reason to prefer the symbolic meaning to the literal one except where the sense clearly demands it. It would be pointless to list every reference.

permitted as a medicine for grief, 56  
wine kindles fire, 24  
you may sell the Quran to buy it, 58  
it should be 'strong enough to make the cup go round', 16  
wine the only thing worth having in paradise, wine and beauty makes the world a paradise, 44  
'wine of purity' 44  
the orthodox prohibition ridiculed, 44, 104

wit and honour must be valued, 26

Yazid, 76

Zhindarud, *see* Zindarud

Zindarud - a stream that flows through Isfahan, 22

salamander - a mythical animal that lives in fire, 34,50

Salsabil, a fountain in paradise, 34

sand, *see* drop of water...

sagi, *see* raki

scribe of fate, 38

search, seeking, *see* constant...

self oblivion, 24

seven heavens or seven skins - the revolution of the seven heavens determines your fate (q.v.). The seven 'millstones' (10) and seven 'compasses' (134) are metaphors for these.

shahna, *see* (governor), 39,110,127

shepherd, 128

sieve, 10

Stikandar - Alexander the Great  
8,62

simplicity  
of the lover, 60

simple-minded, 60

Sinai, Mount, = Tur, *see* Tur, Musa

snare *see* bird

sons cannot follow their father's path, 78

sorceries of Babylon,62

spell 18 (whole ghazal)

space of fear, 132

spring, 34

spring and autumn,52,64

standards of conduct,10

stormy waves ,54

stranger with something to say,76

sweet,116

*takalluf* *bartaraq* 26

tapestry of life,70

tartary, 60

task  
I put my heart into my back' 122

temple, the home of idols, (i.e.beloved) and of beauty, 102,120,134

theologian,76

threshold to how down upon' 36

touchstone, 38

Tuba - a tree in paradise, the branches of which extend so widely that there will be one in the house of every dweller there. Its branches are laden with all manner of fruits and perfumes, and the branches bearing them will lower them of their own accord to be plucked, 44,50,140

Tur, Musa -Musa is the Moses of the Bible and one of the major prophets of Islam. The commonest references to him speak of his speaking with God near the mountain of Tur. It was here that Musa asked God to show Himself to him. In the Quran (vii,143), God says 'When Moses (Musa) came to the place appointed by Us, and his Lord addressed him 'e said: "Oh my Lord show (Thyself) to me that I may look upon

- Beautiful women(hours) will gratify every desire.
- Ghalib is sceptical about its supposed joys and its inadequacy either to match the joys of this life or compensate for its sufferings
- Only the prospect of abundant wine evokes his enthusiasm, 44
- The prospect of continuing, unalloyed pleasures is not an attractive one as 'the spice of fear' will be lacking, 132
- The hours come in for much critical comment
- the pious do not deserve paradise, 86
- parting and meeting, 20
- Parvez , a legendary King of Iran, 44
- Persian, Ghalib's command of, 68
- Pharaoh, 114
- Pilgrimage- the Pilgrimage to Mecca is one of the 'five pillars' of Islam. Every Muslim who can afford it must make the journey at least once during his lifetime
- The pilgrim wears special robes of pilgrimage (q.v) called ihram
- piety, pious, 16,86,138
- pity, 112
- poor
- shown their company, 28
- prayer-beads,102
- preacher, 50,70
- Predecessors, *see* forebears
- Qatil - an Indian poet and scholar of Persian of whom Ghalib held a very poor opinion, 114
- qatra, *see* drop
- Quran, sold to buy wine,58
- Ramadan, *see* Ramzan
- Ramazan, *see* Ramzan
- religion
- '...and irreligious joys', 122
- religious disputation condemned, 38
- religion's murages,22
- rich, their company to be shunned, 28
- ripples,22
- river,
- and the beloved's beauty,42
- Rizvan - the gatekeeper of paradise and keeper of its gardens, 106
- robes of pilgrimage may be pawned for wine,60
- rock, mountain, flint, stone - rock is hard
- and strong but is also a source of beauty
- Sparks leap from it when it is struck
- Beautiful sculptures are 'locked within it'. It is the raw material of delicate glass, glass which will hold wine, 40
- Ghalib has the qualities of both rock and glass,12
- roses surge within the branch, 54
- Sadi - great thirteenth-century Persian poet and prose writer, especially famous for his *Gulistan*, a collection of short humorous and moral anecdotes, 74
- saki - the beautiful youth who pours the wine for you. The symbol of your beloved (human or divine), of love, of beauty and of any ideal that inspires you. Ghalib sometimes criticises him for not playing the role he should, 28,64,110,124

manual, 120

markand, *see* humankind

martyrs ,86

meeting and parting, 20

melody, 38

that seeks a dwelling in a hut, 130

millstones, seven, 10

mirages, 22

mirror - a word with many connotations.

Itself beautiful, it reflects also the beauty of the beloved who gazes into it, lost in the contemplation of her own beauty.

The beauties of nature are the mirror of God's beauty. Mirrors are made of burnished steel. Its 'verdure' is the green coating that develops when it is not kept burnished, 30,36

invented by Sikandar, 62)

misers, 122

moonlight and *kavan*, 26

Mosca, *see* Tur, Musa

moth, *see also* candle, 50,74

mountain, *see* \_rock...

Musa, *see* Tur

music, 70,82

'My lord' *see* *khaya*

naivety, *see* simplicity

*namanda ast*, 42

*nabkuda*, 54

Namrud - a legendary king of ancient Iraq who claimed that he was God. Ibrahim (q.v.) rejected his claim and Namrud had him thrown into a great fire, whereupon the fire became a bed of flowers, 70,114

Nazim - a Persian poet much admired by Ghalib,114

*namakast*, 41

net *see* bird

new creation, 52

nightingale, the symbol of the lover and of the lover-poet, whose verse is as beautiful as the nightingale's song: in both cases the beloved is unmoved. 74

*see also* bird, snare, cage

Nile - in Muslim tradition, it was the Nile in which Pharaoh's armies were drowned when they were pursuing the children of Israel, 114

ocean, *see also* drop of water

opposites

- the existence of contrasting opposites essential in life, 30

owl, 98

palaces, 132

paradise- in paradise (called in Persian *bahisht*, *firdaus*, *jannat*, *khuld*) virtuous Muslims will reap heavenly reward for their good deeds on earth. Its gatekeeper, Razwan (q.v), tends its eight gardens.

There will be milk and honey in abundance. The wine of purity will flow in the streams of *Kausar* and the *Tuba* tree will offer its delicious fruits.

Kaba - the holy place in Mecca toward which Muslims turn when they pray. Muslim tradition says it was built by Ibrahim (q.v.) and his son, Ismael (q.v.) Ghalib has numerous verses about it and some of these express dissatisfaction about it and what it represents. In any case, one needs to go beyond the Kaba which, to those who know this, simply indicates the way forward 56,60,96,102,120,134

Kalim, *see* Tur, Musa

Karbala, *see* Husain,8

Katan, 26

Kausar - a stream in paradise in which 'the wine of purity' will flow, 50,104,120,140

Ahaya, 72

Khalid, *see* Ibrahim

Khizr, Khazar - an ancient prophet of Islam who never dies because he found and drank the water of life (*ab e hayat*). He lives away from people and appears to travellers who have lost their way and guides them onto the right path. 8,54  
Ghalib often belittles him, arguing that he has not used his endless life to any good effect. 44  
In any case, he had been deprived of the joy of dying (for love) and is therefore not to be envied 12.

Ahaya, *see* Ahaya

kings,

and justice, 86  
their company to be avoided, 56  
king's spies, 118  
their gifts to be rejected,126

king's beloved in Ghalib's embrace, 118

king's companion, 22

kings of Iran, 68

kiss, kisses, 80,102,124,128

Lahrasp - a legendary king of Iran. 44

learning, unappreciated by men of high rank. 38

lies told in a worthy cause. 74

life is too short, 110

life without a beloved is pointless, 104

lightning,

its brilliance, speed and destructive power are all stressed, 28,50,84,134

lips, sealed by sweetness, 136

lover

is exempt from general rules, 56  
wants physical union, 26

macrocosm and microcosm,  
*see* drop of water

maids, 8

Majnun (the mad one)-the name given to Qais, the great lover in Arab legend. He fell in love with Laila when both were children. When their love became known steps were taken to prevent them meeting and Qais went mad (hence his nickname) and went roaming about the desert wastes. Sometimes Laila passed that way riding in a litter on a she-camel and Majnun would run after it. Laila returned his love, but her father married her to another man. She died of grief and when Majnun heard the news, he rushed to her tomb and died there. 112

humankind.

'the object of creation', 34

humankind and God.

man must love God unflinchingly, 8,10

Husain - the younger son of Ali (q.v.). After the death of Husain's elder brother Hasan, who had succeeded Ali as caliph, Yazid claimed the caliphate. Husain rejected his right to rule and gathering his kinsmen and supporters, set out to do battle with him. When he and his seventy-two companions reached Karbala on the banks of the Furat (Euphrates), they were surrounded by Yazid's forces and cut off from the water but fought on until only a few women and children were left alive. 76

'I and myself reflected... ', 14

Ibrahim, the biblical Abraham - in Islamic belief, the son of Azar (q.v.). *See also* Namiirul. He is called *khalil* ('friend [of God]'), a title which God himself bestowed on him. He is famous for his hospitality. 70,126

Id, 138

idol, Ghalib fashions his own, 124

Idris - identified by some with the biblical Enoch. Legend says that he did not die but was raised to heaven, 12

*ilham and wah*, 60

'...in my embrace', 116,118 (whole ghazal)

Indian poets of Persian, 130

infidels, 16

injustice, its role in history, 86

Iran

its pre-Islamic traditions, 44

good poets of Iran and of India 130

irreligious joys, 122

Isa, 12

Ismael - the son of Ibrahim (q.v.) To put Ibrahim's devotion to the test, God commanded him to sacrifice Ismael. Both father and son gladly prepared themselves to obey but at the last moment God substituted a ram for sacrifice, 70

*jah*, 39

Jam - another name for Jamshed (q.v.)

Jamal, 38

Jamshed - a legendary king of ancient Iran. He is said to have invented wine and the wine cup. He had (and is said by some to have invented) a wonderful wine cup in the depths of which he could see everything that went on in the world. 24,62

*jannat*, *see* paradise

Jesus, *see* Isa

journeying, *see* constant

Joseph, *see* Yusuf

joy

'where's the joy?' 104,106

Judgement Day - the day when, at the sound of the trumpet, all will assemble before God on a great plain to be judged. Its turmoil and the awe which it inspires makes it a metaphor for any awesome or terrible occasion.

a day on which one forgives. 138

the beloved on judgement Day. 40,54,136

garden's guardian, 36

gardening, 12

Ghalib

his religious 'manifesto, 88-92 (whole ghazal)

'not a Muslim, not an infidel', 50

a man of many skills, 72

fashions his own idol, 124

a ghazi, 118

cannot find one worthy of his love, 36

seeks a threshold to bow down upon,'

36

shuns company in striving for self-perfection, 130

shuns rich and poor alike, 28

would return to worship God, 28

refuses to submit to obligation, 22 .

wants to be no one's servant, 106

inherits Iran's pre-Islamic traditions, 68, 70

became a poet at poetry's own request, 14

his poetry is inspired (ilham), 60

he cannot express all that is in him, 48

his poetry is a 'selection', 46

his verses are few but meaningful, 112

he is an Indian poet, 60

he is King of the realm of meaning, 16

poetry comes from 'a heart 'melting in fire', 140

he should not be overshadowed by the poets of the past, 62, 130

poets of the past should be revered, 34

his command of Persian, 68, 70

his kinship with good contemporary poets of Persian in India, 130

his poetry is for himself, 26

his poetry is not appreciated, 114

Ghalib's wife and children, 106

*gham*-see grief

*gharb e shahr*, 76

*ghazal*, 118

glass,

as a metaphor of sensitivity, 12

God criticised/complained

of/rebuked, 76, 114, 140

is inscrutable and self-sufficient, 8, 10

must be loved unconditionally, 8, 10

governor (shahna), 38, 110, 126

grain of sand and the desert, *see* drop of water

grapes and wine, 124

grief - commonly means the grief and suffering which love inevitably brings, or love itself, or sympathy with all who suffer. It is therefore something to be sought and valued.

guest,

unopportune arrival, 46

guest and host in the realm of love , 96

Gulistan, 74

see also Sadi

hangama , 45

happiness, create it from your own resources, drawing on all your experience, 66, 94 (whole ghazal)

*haram o halaal*, 56

henna - women apply henna to their hands and feet on occasions of rejoicing, the lover's blood serves as henna, 84

high rank, does not appreciate learning, 38

hope, what does it mean?, 120

host and guest in the realm of love , 96

huma - a mythical bird of which it is said that any man on whom its shadow falls will become a king, 12, 42, 98



debased coinage, 110

Delhi, 136

delicate, 40

desire

strong enough to bring wine into the  
cup, 64

despair

despair of God leading to renewed  
hope, 76

dictionaries, 120

disputations, 38

dragon, 56

dreams, 62

drop, of water, and the ocean, grain of sand  
and the desert - the drop of water is the  
ocean and the grain of sand the desert in  
macrocosm. Love gives the lover the  
power to see the whole within its  
smallest part and to see the potentiality  
of the smallest part to become the  
whole. Often the drop/the grain of sand  
is the symbol of the lover, whose highest  
aspiration is to merge in his human or  
divine beloved as the drop is lost in the  
ocean or the grain of sand in the desert,  
24, 52

embrace, in my, 116, 118

experience

imaginative experience of what has not  
yet happened, 18, 54, 140

Fadak, 38

Fantasy - an essential element of life, 18, 70

*faqih*, 76

*farang*, 61

*fareft mara*, 19

Farhad - a legendary Iranian lover, who fell  
in love with Shirin, the beloved of the  
King, Khusrav and relying on his false  
promise, dug a canal through a  
mountain, 112

fasting, broken with wine, 134

fate, 10E

everyone goes to his fate alone, 38 no  
one asks what fate has not given, 38  
inspires to effort, 122  
man contributes to his fate, 10  
let us change it, 126-130

fathers, cannot expect sons to follow in their  
path, 7E

*firang*, see *farang*

*firowz*, see *paradise*

fire-temples, fire-worshippers, 44, 68, 114, 124

flowers

in the assembly and in the garden, 48

flower-gatherers, 12, 12E

flower-seller, 36

fool, 70

forebears, reverence for, 34

fowler - a metaphor for the beloved or for  
the dangers that beset the lover  
see bird/snares/cage

free will & fate, 5E

friendship, 134

furnace, 52

*beyta*, 31

*birau, beya*, 20

bird/snare/cage - the songbird, and more especially the nightingale, is the symbol of the lover. The cage is the symbol of the constraints within which the true lover (in all senses of the word) must live, whether in bondage to his beloved or constrained by the hostility of society at large. The captive bird feels different things at different times, sometimes accepting his lot, sometimes pining for his former freedom. 36,58,94,108

blisters - a symbol of the suffering of the lover as he treads the desert paths of love, 40

blood - the grief of love crushes the heart to blood and this blood comes out in the tears of blood the lover sheds. 'Blood' commonly means *this* blood and only *this* blood is worth anything blood, to fertilise growth, 120

blunt, let me be, 26

Brahman, Brahmin - a member of the highest Hindu caste, the priestly caste, often censured as the Hindu counterpart of the Muslim shaykh, the pillar of religious orthodoxy. 48,66,78,108

bridge, 98

brigand, 104

British, their injustice, 138

cage, *see* bird

"can cast a spell on me," 18 (whole ghazal)

candle as a metaphor for wine, 82

captain (of a ship), 54

ceaseless, *see* constant...

*che har?* 104,106

clemency, beloved's pretence of, 132

cloak and Quran sold for wine, 58

coinage, debased, 110

come! 20

commitment, 102

companion, King's, 22

company shunned, 130

compasses, seven, 34

conches, 68

constant movement, change, activity, journeying, seeking, effort, struggle - all are desirable, whether these bring joy or grief. 24,46-50,52,96,98,102

courage, 112,122

courtesans, 34

creation - a new creation, 52

cruelty  
of the age, and the beloved's cruelty,  
16,76

cultivate the waste, 120

dance! 98,100

Dajla - the river Tigris, 38

*dar baghal*, 117,119

dawn, 58,128

dear friends, 78

Numbers refer to pages

*ab e hayat*, see Khizr

Abraham, see Ibrahim

abstinence and Ramzan, 64

acceptance- calm and sometimes, glad  
acceptance of fate, 36, 94, 132

Adam- the biblical Adam, the first prophet  
of Islam and often the symbol of  
humankind, (q.v.), 26, 72

after-life, see , paradise

Alexander the Great, see Sikandarar

'Ali - the cousin of the Prophet Muhammad  
and husband of his daughter, Fatimah.  
After the Prophet's death, a caliph  
(*Khalifa* - literally, 'deputy') was needed  
to guide the Muslim community in both  
spiritual and temporal affairs. The Shia  
sect of Muslims considered that Ali  
should have been chosen but he was  
passed over and three successive caliphs  
ruled before he became caliph. During  
his life, he fought two wars against his  
rivals and was finally murdered by a  
member of a rival sect. 8, 76, 122

aloes, 70

anchor, 54

angels  
are not to be envied, 140

*anqa* - a mythical bird which is believed to  
exist, although no one has seen it, 112

"...asleep, 54, 56

atom and sun, 46

autumn and spring, 52, 64

autumn eternal, 52

autumn leaf, 80

Azar - a famous sculptor and idolster, the  
father of Ibrahim (q.v.). His son, who  
was a prophet of Islam, tried without  
success to convert him to the true faith.  
Azar is often praised for the beauty of  
the idols he made. 66, 78, 140

*arzan*, 78

Babylon, 62

Baghdad, 60

*bahisht*, see paradise

banners of Iran's Kings, 68

basil, sweet basil, 82

Bastam, 60

Bayazid, 60

beauty, longing for, 14

beggars, 16, 54, 80

*be-ghash*, 44

bell (of the caravan), 98

beloved, the  
her beauty and the beauty of spring,  
26  
her beauty and the river, 42  
and God, 136  
in love, 84 (whole ghazal)  
comes to Ghalib's house  
- 126-130 (whole ghazal)

*bigardanem*, 126-130

*biragi*, 98, 100

# EXPLANATORY INDEX

This index is intended to serve more than one purpose.

First, it is designed to obviate the need for constant repetition in the notes of explanations of words, concepts and literary allusions which occur repeatedly in the poems.

Secondly, it gives key words to help you find a verse which you do not remember in full.

And thirdly, since readers will, I hope, include those who already have some acquaintance with the Persian originals, I include, though more sparingly, key words in the original text which may serve the same purpose for them.

Quotations from the Quran are from Abdullah Yusuf Ali's translation.

In explaining literary allusions, I have not explained everything which might have needed explaining in a work of wider range, but only those relevant to the couplets in this selection.

Finding key words for important recurring concepts is not easy and if you cannot find an entry under the word you would have used, look for others of similar meaning. I have not aimed to include every possible key word or every possible reference but I hope that you will find here, if not all, at any rate most of what you are looking for.

Numbers refer to pages.

دیدہ در آنکہ تا نمد دل بشمار دلبری  
در دل سبک بنگرد رقص جان آزری

دیدہ در اس کو چاہئے جو پہ خیال دلبری  
دیکھ لے قلب سبک میں رقص جان آزری

تا نبود با لطف و قہر چہ بہانہ در میاں  
شکر گرفت تا رسا شکوہ شمرد سرسری

یاد کے لطف و قہر کا کیسا بہانہ کیا سبب  
شکر سے بے نیاز وہ نالہ سنے تو سرسری

رشتک ملک چہ دچرا چون بتورہ نمی برد  
بہدہ در ہوائے قوی پرد از سبک سری

رشتک ملک پہ کیا کروں اس کی پہنچ سے دور تو  
حاصل اسے ازان سے کچھ نہیں جز سبک سری

حیف کہ من بہ خوں تہم و ز تو خن رود کہ تو  
اشک پہ دیدہ بشمری نالہ پہ سینہ بگتری

حیف کہ غرق خوں ہوں میں کہتے ہیں تیرے باب میں  
اشک گئے تو آنکھ میں قلب پہ ہے نظر تری

کوثر اگر بمن رسد خاک خورم ز بے نمی  
طوبی اگر زمن شود ہیمہ کشم ز بے بری

کوثر اگر مجھے ملے وہ بھی ہو بے نمی سے خاک  
طوبی کا فیض بھیجیں لے بخت کی میرے بے بری

عہم از گداز دل در جگر آتش چو سیل  
غالب اگر دم سخن رہ پہ ضمیر من بری

غالب ہے فکر شعر سے سوز جگر میں دل میں آگ  
آئے مرے ضمیر میں کوئی سخن رہ جری

He who has eyes to see counts up the beauties spread before him  
And sees all Azar's idols dancing, locked within the rock

That she may have no ground either for kindness or for anger  
She says my thanks fall short, and my complaints are trivial

Why should we envy angels? What for? They cannot come to You  
Foolish, they want to come to You, but fly around in vain

Alas that I should writhe in blood, when it is said of You that You  
Count tears as yet unshed and hear lament as yet unuttered

If Kausar flows my way, it will dry up before it reaches me  
If Tuba bends for me, its boughs be dry, and stripped of fruit

There you would see a melting heart, melting in seas of fire  
Ghalib, if when I speak a verse, you could look deep within me

فرقے ست نہ اندک ز دلم تا پہ دل تو  
معذوری، اگر حریف مرا زود نیابی



ہم دونوں میں جو فرق ہے کچھ کم تو نہیں وہ  
معذور ہے مگر تو سرے اشعار نہ سمجھے



زاہد کہ د مسجد چہ و عراب کھائی  
عید است و دم صبح مئے ناب کھائی

کیوں مجھ سے کو مسجد و عراب کہاں ہے  
ہے عید کی یہ صبح ہے ناب کہاں ہے

بوئے گل و خنم نہ سزد گلہ مارا  
مر مر تو کجا رفتی و سیلاب کھائی

کیا گلہ اڑاں کو مرے خنم و گل سے  
مر مر کہاں خوابیدہ ہے 'سیلاب کہاں ہے

حشر است و خدا داور و ہنگامہ بہ پایاں  
اے شکوہ بے مری احباب کھائی



کچھ کہتے نہیں داور محشر کے حضور آپ  
وہ شکوہ بے مری احباب کہاں ہے



آنکہ جوید از تو شرم و آنکہ خواہ از تو مر  
تقویٰ از میخانہ و داو از فرنگ آرد ہی

وہ جو تجھ سے آرزو رکھے حیا و مری  
تقویٰ میخانے سے چاہے اور داو از فرنگ سے

The distance from my heart to yours is not a little one  
You are excused if you are slow to understand my words



The pious, and their mosques and pulpits - who needs them today?  
Today is Id, and dawn has come. Pure wine, where have you gone?

The fragrance of the rose, the dew - these do not suit my cell  
Cold wind, where do you rage? destroying flood,  
where have you gone?

I stand on doomsday's plain, and God is judge, and all is quiet      a  
O my complaint against my callous friends, where have you gone?



He who would look for shame in you or hope for kindness from you  
Seeks piety in taverns, thinks the British will be just

a      Forget about past injustices.



دم از ریاست دہلی نمی زخم غالب  
منم ز خاک لعلیان آن دیار یکے



ہ سینہ چون دل و در دل چو جال فزیدی و باز  
لگاؤ مر فزائے کہ داشتی داری

عتاب و مہر تو از ہم شایستن نتوان  
خرد فریب اوائے کہ داشتی داری

خراب بادۂ دو شہدۂ مرگ گردم  
اوائے لغزش پائے کہ داشتی داری

ہ کروگار نگر دیدی و ہاں بفسوس  
صدعہ روز جزائے کہ داشتی داری



لغنیہ لذت تو فردی رود بہر دل  
اے حرف، محو لعل، شکر خای کہستی

شمار اس کا کہاں شر کے رئیسوں میں  
دیارِ دہلی کا غالب ہے ایک خاک فقیں



سہمی ہے رگ و پے میں گو تری الفت  
لگاؤ ناز کا چادو ہے دلِ باب بھی

عتاب و مہر میں تیرے کچھ امتیاز نہیں  
خرد فریب ہے تیری ہر اک اواب بھی

مئے دو شہد سے ظالم وہ لڑکھانا ترا  
وہی ہے سحر تری مست چال کا اب بھی

نہیں خیال خدا کا مگر ہ صد افسوس  
ہے تیرے لب پہ وہی قصہ جزا اب بھی



کیوں بے سنی تو مرے دل میں از گیا  
اے حرف، کس کے لعل شکر خا میں محو ہے

Ghalib, I do not claim a place among the city's nobles  
I am among those humble ones who dwell in Delhi's dust



Into my breast, into my heart, you made your way and still  
The glance that stirs men's love for you stirred mine and stirs it still

Your wrath, your kindness - I no more can tell one from the other  
The charm that kills men's intellect killed mine and kills it still

Still drunk with last night's wine, my love - and I would die for you  
The sight of your unsteady gait charmed me and charms me still

You have not turned to God, and that sarcastic wit of yours  
That used to mock at Judgement Day is mocking at it still



Your sweetness, still unuttered, can pervade my heart and soul      a  
O words, steeped in the sweetness of whose lips are you held fast?

a      The picture is of lips sealed by their own sweetness so that they cannot part to utter any words.

دولت پہ غلط نہیو' از سعی پشیمیاں شو  
کافر نتوانی شد' ناچار مسلمان شو

از ہرزہ رواں گھٹن قلم تنواں گھٹن  
جوئی بہ خیاباں رو سلی بہ بیاباں شو

ہم خانہ بساں بہ' ہم جلوہ فراواں بہ  
در کعبہ اقامت کن' در بنگلہ مسماں شو

سرمایہ کرامت کن' وانگاہ بہ غارت بر  
بر خرمن ما برتے' بر مزرعہ ہاراں شو



پادوستاں مباحثہ دارم ز سادگی  
در باب آشنائی نا آزمودہ

خلت نگر کہ در حنا تم نیاتہ  
جز روزہ درست بہ صبا کشودہ

دولت نہیں ملتی ہوں' کوشش سے پشیمیاں ہو  
کافر نہیں بن سکتا' ناچار مسلمان ہو

بیکار کی یہ گردش قلم نہ بنائے گی  
یا جوئے خیاباں بن یا سلی بیاباں ہو

یاں نور فراواں ہے' ویاں عیش کا سماں ہے  
کعبے میں اقامت کر' بتخانے میں مسماں ہو

سرمایہ عنایت کر پھر لوٹ اسے تاکہ  
خرمن پہ گرا بجلی لور کشت بہ ہاراں ہو



لڑتا ہوں دوستوں سے ذرا دیکھو سادگی  
نا آزمودہ شخص کی الفت کے باب میں

خلت تو دیکھ' تھانہ مری نیکیوں میں کچھ  
اک روزے کے سوا جسے کھولا شراب سے ☆  
☆ اس شعر میں روایت کی تبدیلی نظر آتی ہے۔

Divine grace does not falter; give up your useless strivings a  
You could not be an infidel? Then settle for Islam.

To rove around is pointless; you cannot be an ocean  
A stream? Go to the garden. A flood? Make for the wastes

It's good to live in comfort; good too is light abounding b  
Lodge then, within the Kaba; and be the temple's guest

First grant to me a harvest, and *then* come and destroy it c  
Be lightning on my harvest and rain upon my fields



I quarrel with my friends - I am so innocent!  
About a friend whose friendship I have never tried

Just see my shame! They counted my good deeds and found  
None but a single fast I kept - and broke with wine

a It is God who decrees which you shall be, but to be an 'infidel', who worships beauty and love, would have been better than to be an orthodox Muslim.

b Both conventional religion and unorthodoxy have something to offer you

c At present I receive only your anger. At least give me some kindness first!

بردگوئے غری از ہر دو عالم ہر کہ یافت  
در بیابان مردن و در قصر و ایوان زمین



کامیاب دو جہاں ہے وہ جسے حاصل ہوئی  
موت دیرانے میں اور ایوان میں شاداں زندگی



گستاخ گشتہ ایم غرور جہاں کو  
چچیدہ ایم سر ز وفا گوشاں کو

گستاخیوں پہ لب نہ غرور جہاں ہے  
نے بے وفا کیوں پہ سر گوشاں ہے

تا کے فریبِ حلم خدا را نہ  
اں خونے خشکیں و ادائے ملال کو

کب تک فریبِ حلم خدا تو ضعیف ہے تو  
ہے کوئی برہمی نہ ادائے ملال ہے

یا می نعت صحبت و یا می فزود رہا  
لیکن مرا ملال و ترا انفعال کو

الفت ہی ختم ہو گئی یا زہد بڑھ گیا  
لیکن نہ دکھ مجھے نہ تجھے انفعال ہے

در بادۂ طہور غم محتب کیا  
در محشِ غلظتِ ہم زوال کو

ہے بادۂ طہور میں کیا محتب کا غم  
کب عشرتِ بہشت میں ہم زوال ہے

He wins the crown of happiness in this world and the world to come  
Who dies out in the desert, having lived in palaces a



We have become presumptuous; where is your pride of beauty? b  
We have abandoned loyalty; where is your punishment?

Why this pretence of clemency, for God's sake? *You* aren't God c  
Where is that grave displeasure and that former wrathfulness?

Sometimes we broke our ties, sometimes drew closer to each other d  
But now I feel no sorrow, and you feel no diffidence

I'll drink pure wine, but where will be the dread of being caught?  
And where in paradise the spice of fear it will not last?

a. He, i.e. the man who can enjoy to the full all the luxuries life can give him, and be equally happy and serene if he loses all and passes his last days in the wilderness

b,c,d regret the cooling of love.

چہ صلح ہاں فغانِ صبح گاہی را  
ز شاخِد سوئے آشیانِ بگردانم

ممن وصال تو بادِ نمی کند غالب  
بیا کہ قاعدہ آسماں بگردانم

ترکِ صحبت کر دم و در بندِ تکمیلِ خودم  
نغمہ ام جانِ گشتِ خواہم در تن سازِ گلنم

اے کہ راندی سخن از نکتہ سر لایانِ عجم  
چہ بہ ما مقصدِ بسیدِ نمی از کمِ شام

ہند را خوش نفساندِ سخور کہ بود  
بادِ در خلوتِ شامِ مشکِ فشانِ از دمِ شام

غالبِ سوختہ جاں گر چہ نیرِ زد بہ شمار  
ہست در بزمِ سخن ہم نفس و ہدمِ شام

جو شاخِدار چہ پر اپنے پھڑ پھڑاتے ہیں  
کسی بے آنے انہیں آشیان میں پہنچا دیں

ہمارے وصل کا غالب کو اعتبار نہیں  
چلو کہ ہم روشِ آسماں بدل ڈالیں

ترکِ صحبت کر کے میں ہوں بحرِ تکمیلِ خودی  
ہو گا لب ہر شعرِ نغمہ اور نغمہ جانِ ساز

شاعری میں ترے ممدوحِ فظِ اہلِ عجم  
ان کے دم سے تری دنیا میں سخن کا ہے بھرم

ہند میں خوش نفس ایسے ہیں سخور موجود  
جن کی خلوت کو صبا جانتی ہے رکھ کر دم

غالبِ خستہ کا ہر چند نہیں ان میں شمار  
ہے مگر بزمِ سخن میں وہ ان ہی کا ہدم

With words of peace as the dawn comes we'll lull the wakening birds  
Luring them back to their nests with the sweetness of our words

Is Ghalib, then, destined never to look into your eyes?  
Come, change the laws that have governed the turning of the skies



I shun the company of men in striving to perfect myself  
My soul a melody that seeks a dwelling in a lute



O you who sing the praises of the poets of Iran a  
Why do you rate our debt so high to them who gave so little?

In India are men the fragrance of whose poetry b  
Is borne away and spread abroad like musk upon the breeze

Grief-stricken Ghalib does not rank with them; and yet he too c  
Sits there with them and shares their friendship and their poetry

a,b,c These verses form a single whole



ندیم و مطرب و ساقی ز انجمن رانیم  
بکاروبار زنِ کارداں بگردانیم

گئے بہ لاپہ سخن با لوا بیامیزیم  
گئے بیوسہ زباں در وہاں بگردانیم

مہم شرم بیکسو و باہم آویزیم  
بشوئے کہ رخ اختراں بگردانیم

ز جوشِ سینہ سحر دا نفس فرو بندیم  
بلائے گری روز از جہاں بگردانیم

یوم شب ہمہ را در غلط بیندازیم  
نہمہ رہ رمہ را باشباں بگردانیم

جنگ باج ستان شاخساری را  
حی سہد ز در گلستاں بگردانیم

ندیم و مطرب و ساقی کو پھر کریں رخصت  
کنیز کو بھی کسی مشغلے میں الجھا دیں

ہر التجا میں اولوں کی شوخیاں بھر کے  
زبان کو دھنِ یاد میں گھما ڈالیں

حجاب توڑ کے پیشیں کچھ اس طرح باہم  
کہ تارے شرم سے چرے خود اپنے پٹالیں

وہ جوشِ سینہ ہو گھٹ جائے سانس صبح کا  
ظہورِ شمس کو اس طرح آج رکوا دیں

گمانِ شب میں کریں غرق سارے عالم کو  
سحر کا قافلہ رستے میں آج ٹھہرا دیں

جو صبح آتے ہیں چھنے کو بھول شاخوں سے  
انہیں چمن سے یونہی خالی ہاتھ لوٹا دیں

No guests, no minstrel, no saki - let's tell them all to be gone  
Let there be only a handmaid who knows what is to be done

Now pleasing you with the sweetness of conversation's grace  
Now savouring with our tongues all the passion of our kiss

Put shame aside; let us grapple in such a bold embrace  
The stars above in the heavens will try to hide their face

Our hearts afire, we will hold up the coming of the dawn  
And banish out of existence hot day before it is born

Create in all the illusion night has not yielded to day  
Turn back the sheep and the shepherd before they're on their way

With words of war we will challenge the flower-gatherers' bands  
'You come to plunder the garden? Go back with empty hands!'

ہاں کہ قاعدۂ آسماں بگردانیم  
قضا بہ گردشِ رطلِ گراں بگردانیم

ز چشم و دل بگشا تنع اندوزیم  
ز جان و دتن بہ مدارا زیاں بگردانیم

بگوشہ ہشتم و در فراز کلم  
بہ کوچہ ہمدردہ پاساں بگردانیم

اگر ز شمعہ بود گیرد دارِ مند ہشتم  
وگر ز شاہ رسد ارمغان بگردانیم

اگر کلیم شود ہم زباں سخن کلیم  
وگر خلیل شود میماں بگردانیم

گلِ اکلیم و گلابے برہ گزر پاہیم  
سے آوریم و قدح درمیاں بگردانیم

چلو کہ ہم روشِ آسماں بدل ڈالیں  
ستارہ اپنے مقدر کا آج خود ڈھالیں

تماشا وہ کہ دل و چشم سیر ہو جائیں  
وصال وہ کہ تن و جاں مراد سب پالیں

کواڑ بند کریں، بیٹھ جائیں گوشے میں  
گلی کے چہرے پہ ہم پاساں کو لگولیں

نہ گیرد دار کا اندیشہ دل میں آنے دیں  
نہ ارمغان شہ وقت پہ نظر ڈالیں

اگر کلیم کے کچھ تو آن نشی کردیں  
خلیل آئے شہرے تو یونہی لوٹا دیں

گل و گلاب سے مکائیں رگور ساری  
شرابِ ناب سے اپنے لو کو گرالیں

Come change the laws that have governed the turning of the skies  
Seize heavy fate like a goblet, and pass it round as we please

Store up the hoard of the gain that the heart and eye can amass  
Play host to soul and to body; drive out their fear of loss

The world goes by; let us leave it. Come in, and shut the door  
And post a guard in the lane so that none may come any more

The governor sends to reprove us? Let us not feel any fear  
The king sends gifts? We shall tell him, 'They are not wanted here'

Let's speak with none - not if even Kalim himself should come  
Make none our guest - not if even Khalil himself would be one

Let's scatter roses and sprinkle rose-water on the ground  
Bring wine to pour in abundance and let the cup go round

مہلاراں قحط و ماہے مہر و عشرت مفت لیست  
بادۂ ما تا کمن گردید لرزاں کردہ ایم

زاہد از ما خوش تار کے پہ چشم کم ہمیں  
ہے مہدائی کہ یک پیانہ نقصاں کردہ ایم

می دہد چشمش پہ یک پیانہ ہر سے خوار را  
عشوۂ ساقی پہ کار کفر و ایماں کردہ ایم

□

میر با ہم بوسہ و عرضِ ندامت مکہم  
اخترائے چند در آدابِ صحبت مکہم

سنگ و خشت از مسجدِ دیرانہ می آرم بہ شہر  
خانہ در کوئے ترساہاں عبادت مکہم

کردہ ام ایمان خود را دستزدِ خویشین  
می تراشم بیکر از سنگ و عبادت مکہم

قحط بادۂ خواراں پہ مہری ہمیں 'بیچہ مفت  
اس مئے کمنہ کا ہم نے نرخ لرزاں کردیا

کم نہ زاہد جان اسے 'خوش ہے یہ انگور کا  
تیری خاطر ہم نے اک ساغر کا نقصاں کردیا

اسکی چشم مست سے مدہوش ہیں سے خوار بہ  
عشوۂ ساقی نے کار کفر و ایماں کردیا

□

بوسہ لیکر ہم نے اظہارِ ندامت کردیا  
معذرت کو شاملِ آدابِ صحبت کردیا

مسجدِ دیرانہ سے سنگ و خشت لائے شہر میں  
کوچہ کافر میں پھر اک گھر عبادت کردیا

اپنے ہی ہاتھوں سے کی تکمیلِ ذوقِ بندگی  
بت تراشا اور سامانِ عبادت کردیا

Where are the drinkers? Who will taste the joys I freely offer? , a  
I am impatient. Though my wine grows old I sell it cheap

My pious friend, do not despise the bunch of grapes I give you  
Do you not know it means that I have lost a cup of wine?

The saki's eyes poured wine for every drinker in one cup b  
I made it serve the needs of faith and unbelief alike



I take a kiss, and then say I am sorry. Thus I make  
Some innovations in the rules of social intercourse

The mosque is ruined; so I bring its stones into the city c  
And build myself a house there in the unbeliever's lane

I fashion my own faith and make my faith my own reward d  
I carve the stone to make an idol, and then worship it

a,b. 'wine' - my message, my poetry

c. A mosque that is empty is no use. Better to destroy it and the lifeless kind of religion that it represents and use the materials to serve the needs of men who are truly alive. 'Unbelievers' translates the original Persian *farseyan*, which usually means fire-worshippers. These are associated with wine-drinking.

d. I do not accept a faith prescribed for me by others. I work out my own faith and am true to it, even if others equate it with unbelief.

برسب یاغی سراے بادہ رولہ کردہ ایم  
مشرپ حق گزیدہ ایم، بخشِ مغانہ کردہ ایم

بادہ یوام خوردہ و زرد بہ قلمہ باختہ  
وہ کہ زہرچہ نامز است ہم ہمزائہ کردہ ایم

نالہ بہ لب شکستہ ایم، داغ بدل نطستہ ایم  
دولتیاں مسکم زہر بخزانہ کردہ ایم

تاہچہ مایہ سر کھم نالہ بہ خدر ہے غلی  
از نفس آنچہ داہم صرف ترانہ کردہ ایم

غالب از آنکہ خیر و شر جز بقضا بنودہ است  
کار جہان ز ہند دلی ہے خیرانہ کردہ ایم



ندیم کہ سے مستی اسرار ندرود  
رقسم و بہ بیانہ فشر دیم جگر ہم

لب پہ شراب ناب ہے نرۂ یاغی کے ساتھ  
بخشِ مغانہ مل گیا ہم کو حق آگہی کے ساتھ

ہلی کے شراب قرض پر ہارے جوئے میں سارا زہر  
کر نہ سکے گناہ بھی ہم تو کبھی خوشی کے ساتھ

آہ و فغاں کو روک کر، سب سے چپا کے دل کا داغ  
لگتے ہیں کتنے مطمئن اپنے غم غفی کے ساتھ

ہلہ کروں تو کس طرح جب کہ ہندو ہے غلی  
گائے ترانہ ہائے شوق پیکلی ہی اک خوشی کے ساتھ

غالب ہے چونکہ خیر و شر نظم قضا پہ منحصر  
ابھی بے کام کرتے ہیں خوشی دلی کے ساتھ



جب سے میں کوئی مستی، اسرار نہ پائی  
بیانے میں ہم جا کے نہوڑ آئے جگر بھی

On lips that call on Ali's name we've made the wine to flow  
Practising true religion, tasting irreligious joys

We got our wine on credit, wasted all our wealth on dice  
We did improper things - and did not do them properly

We checked our lament on our lips, hid in our hearts love's wounds  
We wealthy misers kept our gold safe in our treasury

We showed the world a carefree face. How could we then lament?  
Such breath as we possessed we used to sing a melody

Ghalib, since good and bad alike proceed from fate alone  
I put my heart into my task, regardless of all else



I saw the wine lacked power to bring awareness of life's secrets  
I rose, and crushed my heart, and went and poured it in the cup



ضعفم کہہ مرحہ قریب خاص داد  
سجادہ مشتری تو د من بستر انگنم

حاصل ہوا ہے صنف سے کیے میں قریب خاص  
سجادہ تو بچھائے تو بستر بچھاؤں میں

تا بادہ تلخ تر شود و سینہ ریش تر  
بگدازم آگینہ و در ساغر انگنم

زخمی کچھ اور سینہ کروں بادہ اور تلخ  
پکھلا کے آگینے کو ساغر میں ڈالوں ☆

رہے نرسنج دیے بہ مینو کشودہ ام  
از خم کشم پیالہ و در کوثر انگنم

جنت کی رو میں نے نکالی ہے دیہ سے  
خم سے پیالے بھر کے میں کوثر میں ڈالوں ☆

در تیج نسنہ معنی لفظ امید نیست  
فرحنگ نامہ ہائے تمنا نوشتہ ایم

ہر نسنہ لفظ و معنی امید سے تھی  
فرحنگ نامہ ہائے تمنا لکھا کئے

آئندہ و گزشتہ تمنا و حسرت ست  
یک کاٹھے بود کہ بہ صد جا نوشتہ ایم

ماضی تمام حسرت و مستقبل آرزو  
”اے کاش ایسا ہوتا“ یہ ہر جا لکھا کئے

آغشتہ ایم ہر سر خارے بخون دل  
قانون باغبانی صحرا نوشتہ ایم

رتھکین خون دل سے ہر اک نوک خار ہے  
قانون باغبانی صحرا لکھا کئے

☆ ان دونوں اشعار میں مضمون کو صحیح طور پر ظاہر کرنے کے لئے دو جگہ میں تبدیلی ضروری تھی۔

My weakness earned for me a special closeness to the Kaba  
You spread your prayer mat there, and I have laid my bed  
down there

a

I make a road to take me from the temple into heaven  
I draw wine from the cask and pour it into Kausar's stream

b

So that the wine gains strength to lacerate the breast more fiercely  
I melt the flask and pour the molten glass into the cup



I copied out the dictionaries of yearning  
There was not one that told me what 'hope' means

The past is all regrets, the future yearnings  
'Would that...' are words I wrote a hundred times

I fed each thorn my blood, and wrote a manual  
To tell men how to cultivate the waste

a Weakness resulting from unceasing, strenuous effort to seek the truth

b My wine will enhance the quality of the wine of paradise.

سے خوردہ در بستہ سراستانہ گلے سو ہو  
خود سایہ کو را از صد باغ وستان در بغل

ہاں غالب غلوت نشیں پیے چہاں بیٹے چہیں  
جاسوی سلطان در کین مطلوب سلطان در بغل



زاں شعر کہ در شکوہ خوئے تو سرایم  
لطم بہ زہاں ماند و مضمون رود از دل



رغم کہ کہلی ز تراشا بر گلنم  
در بزم رنگ و بو صے دیگر گلنم

ہنگامہ را جیم جنون بر جگر زخم  
اندیشہ را ہوائے فسون در سر گلنم

با غازیاں ز شرح غم کارزار نفس  
شمیر را بر عیش ز تن جوہر گلنم

بستان سرا میں پی کے سے وہ ماکلی گل گشت ہو  
اور ساتھ ہو سایہ رواں، گلشن لئے آغوش میں

ہاں غالب غلوت نشیں کیا خوف ہے کیا بیٹش ہے  
بیچھے ترے جاسوی شہ، محبوب شہ آغوش میں



کیا شعر بہلا حیرتی شکایت میں کموں میں  
الفاظ اگر پاؤں تو مضمون نکل جائے



یوں کہلی کا نقش جہاں سے مٹاؤں میں  
اک طرز نو سے محفل ہستی سہاؤں میں

ہنگامہ حیات کو دوں آتش جنوں  
شعر و سخن میں فکر کا جادو چکاؤں میں

جب کارزار نفس کے غم کی شرح کروں  
غازی کی صیغ تیز سے جوہر گرگوں میں



گفتم ز شادی نبودم گنجین آسماں در بغل  
حکم کشید از سلوگی در وصل جاناں در بغل

بازم خطر و دریدنش دان ہرزہ دل لرزیدنش  
چھنے بہاری بر جبین دستے بدستان در بغل

آہ از تھک پیراہنی کافروں شدش تر دامن  
جانوی بدوں دلو از حیا گردید عریان در بغل

دانش بہ سے در پاختہ خود را ز من نشاختہ  
رخ در کنارم ساختہ از شرم پنهان در بغل

گاہم بہ پہلو خفتہ خوش بستے لب از حرف و سخن  
گاہم بازو ماندہ سر سودے ز نغمدان در بغل

ناخواندہ آمد صبح کہ ہر قبائش بے گرہ  
دائر طلب منشور شد لکھنؤہ عنوان در بغل

”کیسے سہوں گا خوشی سے میں تری آغوش میں“  
سننے ہی سادہ دل نے یہ ’بھینچا مجھے آغوش میں

ٹھکو ڈرانے کیلئے خود اپنے سارے سے ڈرے  
لوہ پھر پریشاں ہو کے اپنے ہاتھ لے آغوش میں

شرم و حیا میں ڈوب کر بیکے جب اس کا پیراہن  
عریانی اپنی دیکھ کر وہ اچھے آغوش میں

نشے میں اس کا ڈوبنا فرق من و تو بھولنا  
شرمانا اپنے آپ سے چہرے کو دے آغوش میں

حرف و سخن سب بھول کر پہلو میں خوش سوے کبھی  
بازو پہ سر رکھے کبھی ’چہرہ ملے آغوش میں

ناگاہ آئے صبح دم ’بندِ قبا کھولے ہوئے  
لکھنؤہ شاہ وقت کا فرماں لے آغوش میں

I thought, 'I shall expand with joy beyond the grasp of her embrace'  
She simply took me in her arms and held me fast in her embrace

I joy in her anxiety, the pointless fluttering of her heart  
Her creased brow as she plays with me, hugging herself in my embrace

The scanty clothes that cover her, more scanty still as,  
moist with shame  
Sweat soaks them to transparency and she lies bare in my embrace

Discretion washed away by wine, no more aware of hers and mine  
Holding her face against my breast she hides herself in my embrace

Now sleeping, happy, at my side, no sound, no word  
comes from her lips  
Now with her head laid on my arm, rubbing her chin in my embrace

She came unbidden with the dawn, the tie-strings a  
of her robe undone  
Bearing her letter from the king unopened still in her embrace

a. The letter would have been a summons to her to come

نہ مرا دولتِ دنیا نہ مرا اجرِ جمیل  
نہ چہ نمود توان نہ کھلیا چہ غلیل

نہ ملی دولتِ دنیا نہ مجھے اجرِ جمیل  
نہ توانی نمود نہ ایسا غلیل

با رقیباں کعبِ ساقی پہ مئے ناب کریم  
با غریباں لبِ جیون پہ دے آبِ بخیل

لطفِ ساقی سے رقیبوں پہ مئے ناب لڑاں  
اور غریبوں کے لئے ہے لبِ جیون بھی بخیل

با تو امِ قُرمی خاطرِ موسیٰ ہر طور  
با خودم خشکی لکھ فرعون پہ نیل

قرب سے قیرے مجھے راجہ موسیٰ ہر طور  
غرق ہوں خود میں تو ہم قسمِ فرعون پہ نیل

ہر کمالِ تو در اندازہ کمالِ تو محیط  
ہر وجودِ تو در اندیشہ وجودِ تو دلیل

تیری یکنائی کا اندازہ تری یکنائی  
تیری ہستی پہ فقط ہے تری سستی ہی دلیل

نہ کئی چارہ لبِ خشکِ مسلمانے را  
ای ہر سا بچکاں کردہ مئے ناب کبیل

بے نیازی سے تری تشنہ دہن ہیں مومن  
اور عطا سے تری مشرک پہ مئے ناب کبیل

غالب سوختہ جاں را چہ بکھار آری  
بدیدے کہ ندانند نظیری و قتیل

غالب خستہ کو واں زحمتِ گفتار نہ دے  
کوئی جانے نہ جہاں فرقِ نظیری و قتیل

I have no worldly wealth, nor shall I win reward in heaven  
I lack both Namrud's power and Ibrahim's fortitude

For other men the saki's hand pours pure wine generously  
While we stand by the stream and are denied a draught of water

With you, I feel the joy that Moses felt upon Mount Tur  
Alone, I drown, like Pharoah's army entering the Nile

Your own perfection can alone encompass Your perfection  
Your own existence is the only proof that You exist

Why is it You bring nothing to the parched lips of the Muslims  
When you bestow abundant wine on those who worship fire?

Why have you made despondent Ghalib poet in a land  
Where none knows what distinguishes Naziri from Qatil?



بخود مناز و بہ آموزگار ہم چہ  
من و نعلین عشق و تو و بدایع شوق  
❏

مرد آنکہ در ہجوم حمما شود ہلاک  
از رشک حسہ کہ بدریا شود ہلاک

مردم ہلاک فرہ فرجام رہروی  
کامد حلاش منزل عبقا شود ہلاک

نامرد را بہ نکلند آسائش مشام  
مرد از حبس سموم بہ صحرا شود ہلاک

غم لذیست حاصل کہ طالب بہ ذوق آن  
پناں نکلاط ورزد و پیدا شود ہلاک  
❏

مگویم تا نباشد عز غالب  
چہ غم گرہست اشعار من اندک

نہ بے نیاز ہو ہم جیسے پختہ کاروں سے  
کہ ابتدا ہے تری اور یہاں نعلین شوق  
❏

ہے مرد وہ جو فرط حمما سے ہو ہلاک  
یا نکلے گی میں ساحل دریا سے ہو ہلاک

اس گرم رو کے عزم پہ قربان چلوں جو  
قبر حلاش منزل عبقا سے ہو ہلاک

نامرد ہے جو سوتھے تمازت میں نکلند  
اور مرد وہ ہے جو صہ صحرا سے ہو ہلاک

طالب کو غم سے ملتی ہے اک لذت نہاں  
ظاہر میں گو وہ شدت ایذا سے ہو ہلاک  
❏

نہ کہیں جز کلام نغز غالب  
بلا سے ہوں ترے اشعار تھوڑے

Do not be proud; accept the truths I teach you  
I have loved to the end: you are beginning



*He is a man who goes to meet the onrush of desires, and dies*  
Who emulates the thirsty man who wades into the stream and dies

I die with joy when I behold the glory of the traveller  
Who journeys on and on in hope to find the anqa's nest, and dies

No man is he whom cool restoratives bring back to consciousness  
*He is a man who goes into the scorching desert wind, and dies*

Grief brings a special happiness, and he who seeks it eagerly  
Experiences a joy, unseen by those who watch him as he dies



I speak to tell you something worth your hearing  
What of it if my verses are but few?

a Like Majnun and Farhad, respectively But my regard for the things that I shall injure if I act as they did holds me back

کاش پائے فلک از سیر بماندے غالب  
روزگارے کہ تھف گشت چرا گشت تھف



تا دل بدنیا دلوہ ام در کشش افتادہ ام  
اندوہ فرصت یک طرف ذوق تماشا یک طرف

ای بستہ در بزم اثر بر عارت ہو شمع کمر  
مغرب بالکان یک طرف 'ساقی' بہ صبا یک طرف

با دیدہ و دل از دو سو ماندہ بہ بحر غم فرو  
اندوہ پنہاں یک طرف 'آشوب' پیدا یک طرف



غلط کند رہ و آید بہ نگہ ام ناگاہ  
ضم فریب بود شیوہ ہدایت شوق

مناہ کا سب اہل ہوس بہم بر زن  
کنون کہ خود شدہ شمع دلالت شوق

غالب نہ غیبری گردش افلاک دو گھڑی  
دن زندگی کے جوہر سا میں ہوئے تھف



دل دے کے دنیا کو ہوا کس کشش میں چلا  
اندوہ فرصت اک طرف 'ذوق' تماشا اک طرف

کیسی بھی بزم اثر 'ہاندھے' ہیں عارت پہ کمر  
مغرب بہ بالکان اک طرف 'ساقی' بہ صبا اک طرف

دل میں ہجوم درد و غم 'سیلاب' گر بہ آنکھ میں  
اندوہ پنہاں اک طرف 'آشوب' پیدا اک طرف



وہ راہ بھول کے ناگاہ میرے گھر آیا  
ضم فریب ہے کیا شیوہ ہدایت شوق

مناہ کا سب اہل ہوس کو برہم کر  
ہوا ہے خود ہی جو تو شمع دلالت شوق

Would that the sky had tired of turning, Ghalib; all my days  
Are past and gone to no effect. Why are they passed and gone?



I turned my gaze upon the world; now I am helpless, struggling  
Grief that I have so little time; longing to gaze on everything

You enter into beauty's hall. Make up your mind: good sense is gone  
Here is the saki pouring wine; there is the minstrel's lilting song

Here are my eyes, there is my heart - my misery finds no relief  
This holds a hidden suffering: those shed the tears of open grief



She lost her way, and found herself at my cell  
Love's guidance had the power to deceive her

a

Take and destroy false lovers' debased coinage  
Now you are governor of love's dominion

b

a My love drew her involuntarily to my house, which is like a hermit's cell, without her even being aware that this was happening

b Now you know what true love is, act accordingly

شادوم کہ بر انکار من شیخ و بر ہمن گشتہ جمع  
کز اختلاف کفر و دین خود خاطر من گشتہ جمع

ہے ہے چہ خوش باشد بدے آتش پہ پیش و مرغ دے  
از بذلہ منجاں چند کس در یک دشمن گشتہ جمع

صبح ست و گوناگون از غاب چہ ٹھکا بے خبر  
نیکان مسجد رفتہ در دندلاں بہ شکنش گشتہ جمع



رفتہ گرم و سحر تیزم سپردہ اند  
از خوبصورتی بہ کوہ و بیاباں عورم در لغی



رنگ و بو بود ترا برگ و نوا بود مرا  
رنگ و بو گشت کمن برگ و نوا گشت تلف

بال و پر شاید و میرم کہ درین ہر گراں  
تاب و طاقت بہ خم دام بلا گشت تلف

خوش ہوں مری تکذیب پر ہیں جمع شیخ و بر ہمن  
اور کفر و دین کے شور سے ماسوں دل کی انجمن

ہو آگ روشن 'مرغ دے' وافر ہوں کیا اچھا لگے  
اور بذلہ 'نیکان' سے بچے 'سرا' میں ایسی انجمن

غالب نہ سویوں بے خبر 'چل دیکھ' صبح کا اثر  
نیکوں سے مسجد ہے 'مری دندوں' سے ہر گن جن



رفتہ میری گرم ہے اور تیشہ سخت تیز  
آئے نہ ٹھکو کوہ و بیاباں پہ کیوں ترس



تھہ پر بہار حسن تھی 'مجھ پر بہار شوق'  
سب حسن و شوق 'دور قضا' میں ہوئے تلف

طاقت ہو بال و پر میں تو لے کر اڑوں قص  
جذب و جنون دام بلا میں ہوئے تلف

What joy! Since I reject them both, Brahmin and shaikh  
are now at one

Belief and unbelief unite - and this has brought me peace of mind

Alas! How happy I would be in winter, sitting by the fire  
With wine and meat and witty friends gathered together in one place

Morning has come with all its charm.

Ghalib, awake from heedless sleep!

The good have gathered in the mosque,  
the revellers among the flowers



They made me swift of gait and put a sharp pick in my hands  
My power makes me take pity on the mountain and the waste



Colour and fragrance graced you once, and I had all I needed  
Your colour and your fragrance faded; all I had is gone

I need the power of wings, and in these heavy bonds I die  
Fast in the snare of suffering, my power and strength are gone

a Since I reject the formalised religion of both mosque and temple, shaikh and Brahmin are united in their hostility to me. That is good! The 'religions' they represent are equally bad, just as the Muslim who truly loves his God and the 'infidel' who truly loves his are equally good.

b Whatever role you have decided upon in life - rouse yourself, and perform it

دورانِ چہ من نتوانم ز احتیاط چہ سود  
بدانچہ دوست نخواہد ز اختیار چہ خط

چشمیں کہ غلبہ بلند ست و سنگ تا پیدا  
زمیہ تا نہ کند خود ز شاخسار چہ خط

بہ چہ زحمت فرزند و زن چہ ی کھنم  
ازین خواست غمہای ناگوار چہ خط

تو آئی آنکہ نکستی بہای رضوانم  
مرا کہ نحو خیالم ز کاروبار چہ خط



دلہای مردہ را بہ نشاط نفس چہ کار  
گلہای چیدہ را ز نسیم سحر چہ خط

تا فتنہ در نظر نہ منی از نظر چہ سود  
تا دشنہ بر جگر نخوری از جگر چہ خط

جو اپنے بس میں نہ ہو کیسی احتیاط اس سے  
ہو جس پہ دوست نہ مائل اس اختیار سے کیا

بلند غلبہ ہے اور سنگ آس پاس نہیں  
گرے گامیہ بھلا لوچ شاخسار سے کیا

اسیر زحمت فرزند و زن نہ کر یارب  
طے گا رند کو غمہائے ناگوار سے کیا

تو وہ کہ منصب رضوان ہی سوپ دے مجھ کو  
مجھے کہ گم ہوں خیالوں میں کاروبار سے کیا



جو مردہ دل ہیں ان کو نشاط نفس کہاں  
ٹوٹے ہوئے گلوں کو نسیم سحر سے کیا

جو فتنہ نظر سے بچے وہ نظر کہاں  
جب تک جگر نہ چاک ہو حاصل جگر سے کیا

Why go with care about a task I can't perform? a  
I can; she doesn't want me to . So where's the joy?

The tree is high, and I can't find a stone to throw b  
Until the fruit falls at my feet, then where's the joy?

Fettered to wife and children, You are killing me c  
I didn't ask to have them; and so where's the joy?

You have the power to set me up in Rizvan's place d  
I'm lost in dreams; I don't want work. So where's the joy?



How can dead hearts feel a delight in living, breathing life?  
How can plucked flowers feel the joy the breeze of morning brings?

Unless your eyes see turmoil what use are your eyes to you?  
Unless the dagger pierce your heart, what joy can your heart feel?

- a. If she doesn't want me to do it, I can't do it.
- b. A stone to throw at the fruit and bring it down.
- c. For Ghalib's attitude to his wife and children, see *Ghalib: Life and Letters*. He fulfilled all his obligations to them, but often felt that they were an encumbrance he could well have done without.
- d. The fact that Rizvan is the guardian of Paradise doesn't alter the fact that he is a servant with a task to perform. I don't want to be anyone's servant.



دل نہادوں پہ پیام تو خطا بود خطا  
کام جستن ز لبان تو غلط بود غلط

این مسلم کہ لب پہ خطا ہوئی داری  
خاطر پہ مدان تو غلط بود غلط



مرا کہ بادہ عدارم ز روزگار چه خطا  
ترا کہ هست و نیاشای از بہار چه خطا

خوشتر کوثر و پاکست بادا کہ دروست  
ازان رحمت مقدس درین خمار چه خطا

چمن پر از گل و نسرین و دلربائی نے  
بدشت فتنہ ازین گرد بے سوار چه خطا

بدوق بے خبر از در در آمدن محوم  
بوعده ام چه نیاز و انتظار چه خطا

تیرے پیغام پہ امید خطا سخت خطا  
گفتہ برگ لبان صرف غلط محض غلط

اس لب پہ خطا ہو پر ہے تجھے سب کی خبر  
خاطر پہ مدان صرف غلط محض غلط



طے نہ مے تو مجھے لطیف روزگار سے کیا  
ہو بادہ اور نہ پئے تو تجھے بہار سے کیا

ہے خوب کوثر اور اس کی شراب اے داعی  
مئے طہور سے لیکن مرے خمار کو کیا

چمن ہے پر گل و نسرین سے دلربا ناپید  
ہو بدشت فتنہ میں اس گرد بے سوار سے کیا

ہوں محو کدِ نامک کہ ذوق میں ایسا  
کہ مجھ کو مژدہ ایٹائے عہدِ یار سے کیا

To trust your promise was mistaken. Yes, that was mistaken  
To hope for kisses from your lips was wrong. Yes, that was wrong

All know you have a tongue that does not speak. But have you also a  
A heart that does not know? No, that is wrong. Yes, that is wrong



I live my life, but can't get wine. So where's the joy?  
You can, but you don't drink. It's spring. But where's the joy?

Kausar is fine, and so's the wine that flows in it  
The holy wine is there. I'm here. So where's the joy?

The garden blooms; there's no one there to steal your heart b  
The swirling dust heralds no rider. Where's the joy?

Lost in desire to see her coming through the door - c  
Promises? Nothing! Waiting? Nothing! Where's the joy?

- a. You know in your heart that I love you. That is enough for me. Whether you say that you know it, and whether you respond to my love, does not matter.
- b. Life without a beloved is pointless. She (or God, or it) alone gives you the capacity to enjoy life's beauty to the full. And she (He, it) alone, like a brigand who plunders all your wealth, destroys your attachment to material things, and provides the joy of life. Rising dust in the desert *could* have signalled the approach of a fast-riding brigand.
- c. The desire to see her is an all-sufficient source of joy.

سرمایہ خرد بختوں وہ کہ این کریم  
یک سود را ہزار زیان میدہد عوض

سرمایہ دل نے عشق میں رہن کو دے دیا  
اندازہ خسارہ و سود اب نہیں رہا

بازم بدست سحر شادیکہ عاقبت  
شوقش کعبہ پیالہ ستان میدہد عوض

تسبیح کے شاد سے خوش ہوں کہ آخرش  
پیالہ ہے میں نے اک کعبہ پیالہ ستان عوض

پاداش ہر وفا بجائے دگر کند  
غالب ہیں کہ دوست چہاں میدہد عوض

غالب ہر اک وفا کے صلے میں جفا بھی  
دیتا ہے کس کمال سے وہ مرہاں عوض



لب بر لب تماموں و جاں دلون آرزوست  
در عرض شوق حسن ادا بودہ است شرط

"لب تھرے لب پہ ہوں تو نگل جائے جاں مری"  
اس عرض اشتیاق میں حسن ادا ہے شرط

تا گلزوم ز کعبہ چہ لایم کہ خود ز دیو  
رفتن بہ کعبہ رہنما بودہ است شرط

کعبے سے میں نہ گزروں تو کیا آئے گا نظر  
کعبے کی سمت مڑ کے مگر دیکھنا ہے شرط



1



10

- 102

در عشق انجساط پہلایں نمیرسد  
چون گرد باد خاک شو و در ہوا برقص

ملتی ہے جن کو راجسٹہ بے پایاں عشق میں  
کرتے ہیں خاک ہو کے وہ دوشِ مہا پہ رقص

فرسودہ رسمائے عزیزاں فرو گذار  
در شورِ نوحہ خوان و بہ بزمِ عزا برقص

فرسودہ رسم چھوڑ کے کرتے ہیں اہل دل  
عیش و طرب پہ نوحہ تو آہ و بکا پہ رقص

چوں عیشم صالحان و ولایتی منافقان  
در ہنسِ خودِ مہاش' ولے بر ملا برقص

زہد و غفاق دونوں انا کے اسیر ہیں  
کر ہر نفس توڑ بکے دل کی صدا پہ رقص

از سوغتنِ الم' ز شگفتنِ طرب بجوی  
پسودہ در کنارِ سموم و صبا برقص

جلنے سے کوئی رنج' نہ کھلنے سے کچھ خوشی  
سرِ سر پہ وجد کیجئے' بادِ صبا پہ رقص

غالب بدین نشاط کہ وابستہ کہ ای  
برخویشینِ بہال و پہ ہر بلا برقص

وابستہ ہے کسی سے تو غالب نشاط میں  
کر ناز اپنی ذات پہ 'ہر بلا پہ رقص

In love you have not yet attained the limit of delight                      a  
Be like the whirlwind's dust and rise into the air, and dance

Abandon all the outworn norms so dear to our good friends      b  
When they are celebrating, wail; when they are mourning, dance

The good are 'angry'. Hypocrites 'love' you. Don't be like them  
Don't hide within yourself. Come out into the open. Dance!

Don't look for grief in burning or for joy in flowering  
In the hot wind's embrace, and with the breeze of morning, dance!

Ghalib, rejoice that there is one in whose bonds you are tied  
Flourish; welcome distress; and in the ties of bondage, dance

a Only if you reduce yourself to dust, that is, humble yourself completely before the object of your love, can you hope to experience love's full ecstasy.

b,c Don't live by convention. Establish your own values and live by them, and never mind if the conventional are shocked. The self-consciously good express an anger, and the hypocrites, love, which they don't really feel. Don't be like them, *show* what you really are, and rejoice in doing so.

چون کس پل پہ سیل بذوقِ بلا برقص  
جا رانگاہِ دہر و ہم از خود جدا برقص

کر کس پل کی طرح سے سیلِ بلا پہ رقص  
اپنی جگہ پہ رہ کے کسی اور جا پہ رقص

نہود وقایِ عہدِ دے خوش نصیبت ست  
از شاہداں بناؤں عہدِ وفا برقص

کیا خواہشِ وفا کہ نصیبت ہے ایک پل  
کر اتفاقاتِ شایہ شیریں اوا پہ رقص

ذوقِ است جستجو چہ زنی دم ز قطعِ راہ  
رقدہ گم کن و بصدایِ درا برقص

ذوقِ سفر میں ہم ہوئے منزل سے بے نیاز  
رقدہ چھوڑ کرتے ہیں ہانگِ درا پہ رقص

سربز بودہ و یمن ہا حمیدہ ایم  
ای شعلہ در گدازِ خس و خارِ ما برقص

سربز تھے تو سیرِ چمن میں رہے بام  
اب شعلہ کر رہا ہے اہلِ فنا پہ رقص

ہم بر نوائی چند طریقِ سماعِ کبر  
ہم در ہوائے جنبشِ بالِ ہما برقص

حاصل نوائے چند سے ہو لذتِ سماع  
کر انبساطِ جنبشِ بالِ ہما پہ رقص

Joy in the raging flood and, like the bridge's image, dance  
Know where you are, but move beyond the bounds of self,  
and dance

She will not keep her word - treasure the moment that she gives it  
When lovely women pledge their word, rejoice in it, and dance

Delight in moving on. Why think about your destination? b  
Don't measure progress; hear the summons of the bell, and dance

Once we were young and flourished like the flowers in the gardens  
Come, flames; now we are straw and thorns, devour us, and dance

The owl's cry too is music; hear, and dance in ecstasy  
 Hope too to see the movement of the *huma's* wings, and dance

- a The bridge stands firm, and so must you. But it rejoices in the force of the river in flood and in its power to change all around it, and can see itself apart from itself, with its joy expressed in its reflection that dances on the surface of the swirling water. You too must develop the same power.
- b 'The bell' - the bell that signals that the caravan is about to move off. As in many other verses, Ghalib is saying that one should know that there is no final goal to man's spiritual and intellectual journey and that the man who would develop his potentialities to the full must always journey on.
- c Our usefulness does not end when our youthful vigour ends. Even at the last there is something we can do to help forward the beauty and the movement of life.
- d The owl, which haunts places, is a bird of ill omen and here stands for all the distressing experiences of life, while the legendary *kuma* typifies the highest good fortune that a man can hope to attain. Ghalib says, 'Welcome and rejoice in *all* human experience.



ہرچہ از جان کاست درستی بہ سود افزود مش  
ہرچہ با من ماند از ہستی زیاں نامید مش

تاز من ہگست عمرے 'خوشدلش پنداشتہم  
چو بہ من بیست لختے' بدگماں نامید مش

لو بہ فکر کشتن من بود 'آہ از من کہ من  
لاابالی خواند مش' نامرہاں نامید مش

تا نیم بروے سپاس خدمتے از خولعتن  
بود صاحب خانہ لا بیسماں نامید مش

در سلوک از ہرچہ پیش آمد گزشتن داشتہم  
کعبہ دیدم نقش پایے رہرواں نامید مش

بر امید شیوہ صبر آزمائی زہتم  
تو بریدی از من و من امتحاں نامید مش

عمر جو مستی میں گزری اس کو چلا میں نے سود  
ہوش میں بجتی کئی اس کو زیاں کہتا تھا میں

مرہاں سمجھا کیا جب تک رہا وہ مجھ سے دور  
اور قریب آیا تو اس کو بدگماں کہتا تھا میں

گھات میں تھا قتل کی وہ اور اسے کبھے بغیر  
لاابالی بے خبر' نامرہاں کہتا تھا میں

اپنی خدمت کا فقط احساں بنانے کے لئے  
تھا وہ صاحب خانہ لیکن بیسماں کہتا تھا میں

چھوڑ پیچھے راہ حق میں جو نظر آیا بڑھا  
کبھے کو اک نقش پایے رہرواں کہتا تھا میں

شیوہ صبر آزمائی کے سارے میں جیا  
تو ہوا مجھ سے الگ تو امتحاں کہتا تھا میں

All that I lost in ecstasy accrued to me as gain  
All that remained of consciousness I designated loss

For years she held aloof from me: I said, She favours me  
She came close for a while. I said, She has her doubts of me

She was intent on slaying me. Alas for me, that I  
Declared she was indifferent, said that she was unkind

To make her feel obliged to me for all I did for her  
She was my host, and yet I told myself, She is my guest

I journeyed on beyond each stage I set myself to cover  
I saw the Kaba as the tracks of those who had gone on

My hopes told me, She likes to try my powers of endurance  
You severed all our ties: I said, She is just testing me

دود سودائے عشق بست آسماں نامید مش  
دیدہ بر خواب پریشاں زد جہاں نامید مش

وہم خاکے ریخت در چشم، بیاباں دید مش  
قطرۂ بگداخت، بحر بیکراں نامید مش

باد دامن زد بر آتش، نو بہاراں خواند مش  
دراغ گشت آل شعلہ از مستی خزاں نامید مش

قطرۂ خونے گرہ گردید، دل دا نغمش  
سوج زہراب پہ طوقاں زد زہاں نامید مش

غرہم تاساز کار آمد، وطن فہید مش  
کرد تنگی حلقہ دامن آشیاں نامید مش

بود در پہلو پہ چمکینے کہ دل ی گنجش  
رفت از شوقی بہ آئینے کہ جاں نامید مش

دود کا پردہ تھا جس کو آسماں کتنا تھا میں  
نور اک خواب پریشاں کو جہاں کتنا تھا میں

ایک مٹھی خاک تھی صحرا جسے سمجھا کیا  
نور اک قطرے کو بحر بیکراں کتنا تھا میں

آگ بھڑکی جب ہوا سے میں یہ سمجھا ہے بہار  
دراغ جب شعلے ہوئے ان کو خزاں کتنا تھا میں

قطرۂ خوں کی گرہ تھی جس کو دل جانا کیا  
سوج تھی زہراب کی جس کو زہاں کتنا تھا میں

جب نہ غربت راس آئی میں اسے سمجھا وطن  
تنگ ہوا جب حلقہ دامن آشیاں کتنا تھا میں

تھا وہ جب چمکین سے پہلو میں دل سمجھا اسے  
نور شوقی سے ہوا رخصت تو جاں کتنا تھا میں

My hot sighs raised a canopy: I said, This is the sky  
My eyes beheld a troubled dream: I said, This is the world

My fancies threw dust in my eyes: I said, This is the desert  
The drop of water spread: I said, This is the boundless sea

I saw flames leaping in the wind: I cried out, Spring is coming  
They danced themselves to ashes, and I said, Autumn has come

The drop of blood became a clot: I knew it as my heart  
A wave of bitter water rolled: I said, This my speech

In exile I felt lost: I said, This country is my country  
I felt the snare's noose tightening: I said, This is my nest

She sat in pride close to my side: I said, She is my heart  
Capriciously she rose and left: I said, There goes my soul

The general tenour of the ghazal is, 'I accept every experience and turn it into something positive.'

خائفہ از روش زہد و درع قلمزم نور  
بزمگاہ از اجر بوسہ دے چشمہ نوش

شاید بزم در آں بزم کہ خلوت گہ لوست  
فتنہ بر خولیش و بر آفاق کشودہ آغوش

بچو خورشید کزو ذرہ درخشاں گردد  
خردہ ساقی مئے و گردیدہ جمانے مدہوش

رنگہا جتہ ز ہیرنگی و دیدن نہ بہ چشم  
راز ہا گفتہ خاموشی و شنیدن نہ بگوش

قطرہ ہارینتہ از طرف خم و رنگ ہزار  
یک خم رنگ و سرش بستہ و پیوستہ بہ جوش

ہمہ محسوس بود ایزد و عالم معقول  
غالب ایں زمرہ آواز نخواہد خاموش

خائفہ ایسی کہ تھی زہد و درع سے پر نور  
بزم کہ وہ کہے دے بوسہ سے تھی چشمہ نوش

شاید بزم نے اس بزم گہ خلوت میں  
اپنے انداز کا آفاق پہ کھولا آغوش

مثل خورشید کے جو ذروں کو روشن کر دے  
پی کہ ساقی نے کیا سارے جہاں کو مدہوش

آنکھ دیکھے نہ جسے رنگ وہ ہیرنگی کے  
راز خاموشی کے ایسے کہ سن پائے نہ گوش

کوئی قطرہ نہ گرے خم سے مگر رنگ ہزار  
ایک سر بستہ خم رنگ تھا پیوستہ بجوش

ذات ایزد ہمہ محسوس ہے عالم معقول  
نقد یہ صوت سے بیگانہ ہے غالب خاموش

A hermitage all radiance, whence abstinence was banished  
A hall all sweet spring water, full of kisses, full of wine

That hall the secret dwelling place of her who gave it beauty  
Who welcomes turmoil, looks up to the sky with open arms

A sun, imparting radiance to every glittering atom  
A saki drunk with wine, intoxicating all the world

Colours sprung from transparency, such that no eye can see them  
Secrets that only silence speaks, such as no ear can hear

No drop falls from the vat that holds a thousand colours in it  
One vat all filled with surging colours, mouth securely sealed

God can be felt entire; the mind can comprehend the world  
Ghalib be silent now. This is a song no voice can sing

ایں نشید است کہ طاعت کمن و زہد مورد  
این نصیب است کہ رسوا مشو و بادہ منوش

”طاعت و زہد ضروری نہیں“ مژدہ یہ ہے  
ہے یہ جیبہ ”نہ رسوا ہو“ نہ ے سے مدہوش“

حاصل آنت ازیں جملہ نبودن کہ مہاش  
ما نہ افسانہ سراکیم و تو افسانہ نبوش

حاصل ان جملہ نواہی کا فظ اپنی نفا  
ہم نہ افسانہ سرا ہیں“ نہ تو افسانہ نبوش

مکہ بودے کلم از مزد عبادت خالی  
چو دلم گشت توانگر بہ رہ آورد سرودش

میں کہ تھا مزد عبادت سے مرا ہاتھ تھی  
حوصلہ جب ہوا کچھ سن کے نواہائے سرودش

کلم از رنگ بہ ہرنگی اگر آرم روی  
رہ دگر چوں سپرم گفت نہ خود دیدہ پدوش

میں نے پوچھا کہ سفر رنگ سے بے رنگی کا  
کیسے ہو طے تو کما اپنے سے ہو جا رو پوش

جسم از جائے دلے ہوش و خرد پیشانی  
رفتم از خویش دلے علم و عمل دوشا دوش

سن کے یہ اٹھا مگر ہوش و خرد ساتھ لئے  
گرچہ میں خود سے کیا علم و عمل تھے ہموش

تا بہ بزمے کہ بیک وقت در آنجا دیدم  
بادہ جیوون امردز و بہ خوں خفتن دوش

پہنچا اس بزم میں اک ساتھ نظر آئی جہاں  
بادہ پیاکی امردز بہ خونآہ دوش

The song, 'Do not obey the law, and do not live austerely'  
The warning voice, 'Do not disgrace yourself. Do not drink wine'

All these 'Do not's' amount to only this, 'Forego your being  
We have no tale to tell you, you no tale to listen to.'

I, empty-handed (for I had not earned the wage of worship)  
Said (heart rich with the wealth bestowed on me from the unseen)

'How shall I turn my face from colour to transparency?  
Where must I go?' The voice said, 'Hide yourself from your own gaze.'

I leapt up, but with wit and wisdom going on before me  
I left myself, but knowledge, action, kept me company

I came to an assembly where I saw, both in one moment  
Today's wine being poured, the blood-drenched sleep of yesterday



دو شمع آہنگ عشا بود کہ آمد در گوش  
نالہ از تارِ ردائے کہ مرا بود پہ دوش

رات ہنگام عشا آئی یہ آواز بگوش  
مجھ سے گویا ہوئی اس طرح ردائے پردوش

کایِ غسبِ شعلہ آوازِ موذن زناد  
از پئے گرمی ہنگامہ منہ دل پہ خروش

اے غسبِ شعلہ آوازِ موذن ہشیار  
کس لئے گرمی ہنگامہ میں یہ جوش و خروش

تکلیف بر عالم و عابد نخواست کرد کہ ہست  
آں کیے جہدہ گواہیں دگرے جہدہ کوش

کیوں بھلا عالم و عابد سے عقیدت تجھ کو  
یہ ہے اک جہدہ گو وہ ہے فقط جہدہ کوش

نیست جز حرفِ دریاں فرقتِ اندرز سرائے  
نیست جز رنگِ دریں طائفۂ ارزق پوش

صرف الفاظ کا جادو ہے متاعِ داعی  
رنگ کا کھیل ہے یہ طائفۂ ارزق پوش

جادو بگوار و پریشاں رو و در راہِ روی  
پہ فریبِ مئے و معشوق مشو رہزنِ ہوش

یہ ذکر چھوڑ کے آزادی سے چل اپنی راہ  
اور فریبِ مئے و معشوق کو نہ کر رہزنِ ہوش

بوسہ گر خود بود آسماں مہر از شاہِ مست  
بادہ گر خود بود ارزاں نخر از بادہ فردش

بوسہ آسماں ہو تو مت چوم لبِ شاہِ مست  
بادہ ارزاں ہو تو مت دیکھ سوئے بادہ فردش

Last night when I prepared to pray there came into my ears  
A warning spoken from the cloak I wore upon my back

'You, a mere straw burnt in the fire of the muezzin's voice  
Pause! Do not give your eager heart to these activities

You cannot put your trust in scholars or in worshippers  
One vainly prattles on, the other labours vainly on

Words, words are all the stock in trade of this censorious tribe  
Mere colour are the ways of those who wear the dark blue cloak

So leave the highway, roam the wastes, and as you journey on  
Shun all the hidden snares of wine and love; remain aware

Rapt beauty offers easy kisses? Mind you do not take them  
Wine-sellers offer their wine cheap? Then do not buy from them

This poem of 18 couplets ( 88-92 ) is a connected whole and is a sort of manifesto of Ghalib's beliefs. The full meaning of some of the couplets is not entirely clear, but taken as a whole, it is forceful and unambiguous. The first four couplets stress the inadequacy, if not the actual harmfulness, of looking to theology or the conventional religious life for an adequate code of living.

The remaining couplets say, in effect, Turn your back on orthodox religion. Forget yourself completely, but use all your resources to assimilate what is valuable in every deep experience, neither giving yourself up to the easy, thoughtless enjoyment of love and wine nor rejecting what is to be learnt from those who sincerely, and not hypocritically, obey the letter of the religious law. There is a creative power at work in the universe which will help you to reach a stage when all significant human experience, both of pleasure and of pain, appears to you, not in different hues, but as a single clear, transparent reality - a reality which you can assimilate within yourself, but which cannot be described in words.

کاشانہ نشیں عشوہ گرے راجہ کند کس  
بے فتنہ سر رہ گزرے راجہ کند کس

در ہدیہ دل و جان بھد ابرام پذیرد  
منت نہ سرمایہ برے راجہ کند کس

آں نیست کہ صحرائے سخن جلوہ ندارد  
واژوں روش کج نگرے راجہ کند کس

غالب بہ جہاں بادشاہاں از پئے داود  
فرمان دو بیداد گرے راجہ کند کس



آرائشِ زمانہ ز بیداد کردہ اند  
ہر خوں کہ ریخت غاۓ روئے زمین شناس



یارب بہ زاہداں چہ دی غلد رایگان  
جوہر تھان عدیدہ و دل خون نگرہ کس

بے عشوہ گر خانہ نشیں پردے میں مستور  
بے فتنہ کئے راہ تو پھر کوئی کرے کیا

دل چین کے احسان دھرے طرفہ ستم ہے  
ہو ایسے سے گر چاہ تو پھر کوئی کرے کیا

رستے بہت اظہار کے پر کوئی سنور  
اُٹنی ہی چلے راہ تو پھر کوئی کرے کیا

غالب بے انصاف ہی ہوتے ہیں سلاطین  
ظالم ہو اگر شاہ تو پھر کوئی کرے کیا



آرائشِ زمانہ ستم پر ہے منحصر  
ہر سوچ خوں کو غاۓ روئے زمین سمجھ



دے زاہدوں کو غلد نہ یارب وہ کم نصیب  
جوہر تھان سے دل کو کبھی خوں نہ کر سکے

What can you do with one who hides herself in her own home?  
What can you do with loves in which nothing is happening?

a

She takes your heart and soul when you insist on giving it  
What can you do then, when she thinks you are in debt to her?

It is not true you cannot find the pathway through the waste  
What can you do with those who turn away and will not see?

Ghalib, the task of kings is to ensure that justice rules  
What can you do with one whose rule ensures the opposite?



He made injustice serve the need of men's desire for beauty  
Shed blood that it might be the rouge adorning the world's face

b



O God, why waste the gift of paradise upon the pious?  
*They* never felt love's cruelty. *Their* hearts were never crushed

a Beauty exists to inspire love and turmoil in the world. A love to which nothing is happening means one in which the beloved never appears.

b The blood of the martyrs adorns the pages of history.

غالب کہ بجائش ہاد بھائے تو گر ناید  
بارے غزلے فردے زان مویند پوش آور



برقے کہ جاننا سوختے دل تو جفا سردش ہیں  
شونے کہ خونمار بختے دست از حنا پاکش مگر

آں کو بہ خلوت با خدا ہرگز نہ کردے التجا  
تالاں بہ پیش ہر کسے از جوہ افلاکش مگر

آں سینہ کز چشم جہاں مانند جاں بودے نماں  
ایک بہ پیراہن عیاں از روزن چاکش مگر

با خوبی چشم و دلش با گرمی آب و گلش  
چشم مگر بادش میں آو شرر ناکش مگر

خواند بہ امید اثر اشعار غالب ہر سحر  
از نکتہ چینی در گذر فرہنگ و لود اکش مگر

وہ تیرے ساتھ آنے پہ راضی نہ ہو اگر  
اک شعر قز غالب مویند پوش لا



اں برقی عالم سوز کا دل اب جفا سے مرد ہے  
وہ ہاتھ جو خونریز تھا بالکل حنا سے پاک ہے

جس نے خدا سے بھی نہ کی خلوت میں کوئی التجا  
اب اسکے ہونٹوں پر سدا کیوں شکوہ افلاک ہے

وہ سینہ جو مانند جاں تھا چشم عالم سے نماں  
اب صاف آتا ہے نظر پیراہن اس کا چاک ہے

دیکھو تو حسن چشم و دل دیکھو تو سوز آب و گل  
کیا آنکھ گوہر بار ہے کیا آہ آتشاک ہے

پڑھنا بہ امید اثر اشعار غالب ہر سحر  
کیا بات ہے اس شوق کی کیا فہم کیا لوراک ہے

If Ghalib, God grant him long life, cannot himself come with you  
Bring me at least a ghazal or a verse he has composed



That lightning that burnt lovers' hearts is cold; her heart is wounded      a  
Those hands, once red with blood, lack even henna's redness now

She who in solitude would not ask even God to hear her      b  
Goes now to everyone to tell the harshness of her fate

That breast, once hidden from men's eyes as life hides in the body  
Shines now through tattered garments she has rent in love's despair

Her eyes still shine, she burns still with the fire that is her nature      c  
Her weeping eyes shed pearls, and fire is in the sighs she breathes

Each day, in hope to move him, she reads Ghalib's verses to him      d  
Do not find fault with her: just see what wisdom she displays!

This whole ghazal portrays a beloved who has now herself fallen in love, and experiences for the first time the kind of pain which she herself has been accustomed to inflict.

a Women stain their hands with henna when there are joyful occasions (such as weddings) to celebrate.

b She was once so proud and self-sufficient that she felt she needed nothing, even from God

c The brightness of her eyes once struck her lovers down, now their brightness comes from the tears in them. Her fire was once that of power and anger, now it comes from a heart burning with anguish

d When Ghalib's verses were addressed to her, she dismissed them. Now she realises how powerful they are and uses them in the hope that they will move her beloved as they never moved her!

ہاں ہدم فرزانہ دانی رو دیرن  
شیع کہ شواہد شد از باد خموش آور

شوراپہ ایس ولدی تختست، اگر رلوی  
از شر پہ سوئے من سر چشمے نوش آور

دانم کہ زرے داری، ہر جاگزرے داری  
سے مگر، بندہ سلاطین، از بادہ فروش آور

مگر مرغ پہ کدو ریخت، بر کف نہ و رائی شو  
درشہ بہ سیو عقید، بر دوار و بدوش آور

ریحان دمہ از مینا رامش چکد از قلقل  
آن در رہ چشم اقلن، این از پنے گوش آور

گاہے بہ سبک دستی از بادہ ز غولیم بر  
گاہے بہ سید مستی از نغمہ بہوش آور

خلعت کدے کے واسطے، ایک ایسی شمع دوست  
باد صبا نہ کر سکے جس کو خموش لا

شوراپہ میری ولدی کا ہے تلخ کس قدر  
گر ہو سکے تو شر سے اک جوئے نوش لا

دولت تجھے نصیب، رسائی بھی ہر جگہ  
گر شاہ دے نہ بادہ خم سے فروش لا

مغ سے ملے کدو میں تو لے اپنے ہاتھ میں  
اور شاہ دے سیو میں تو اس کو بدوش لا

گل ہار ہے جو مینا تو قلقل نوا طراز  
جنت نگاہ کی معہ فردوس گوش لا

دور شراب ناب سے بدست کر بھی  
نغمہ سنا کے پھر مرے گم گشتہ ہوش لا

Yes, my wise friend, you know the road that takes you to the desert      a  
Bring me the candle that the desert wind cannot put out

The water of this vale is salt and bitter: show your bounty      b  
Go to the town and bring me the sweet water that flows there

I know that you have gold, that you have access to high places  
If the king will not give me wine, go buy it from the shop

The wine shop gives it in a gourd? Then take it and get going  
The king bestows a jar of it? Then hoist it on your back

Sweet basil springs from the green flask; the wine sings      c  
as you pour it  
Let your eyes feast on it, listen intently to its song

Ply me assiduously with wine, that I may lose awareness  
Play music to me, that I may return to consciousness

All seven couplets are to be taken together. Someone - not Ghalib (as the last couplet shows) - is asking a friend to bring the wine, and (in the last couplet) the poetry that makes life worth living, and not to stint whatever effort it may cost to supply these things

- a 'the desert' - i.e. my ruined home. 'the candle' - wine, which, like the candle, gives brightness and warmth
- b 'Sweet water . . .' The original can also mean: 1) an antidote to poison, and 2) the water of life.
- c Sweet basil, which is fragrant as well as beautiful.



چہ دید جان من از چشم پُر خوار، بجوی  
چہ رطبت بر سرم از زلف پُر شکن، یاد آ  
﴿﴾

وہ میری جاں پہ تری چشم پُر خوار کا ظلم  
ستم جو اُصافی رہی زلف پُر شکن کر یاد  
﴿﴾

اے دل از گلبن امید نشانے من آ  
نہست گر تازہ گلے، برگِ خزانے من آ

گلبن شوق کا کوئی تو نشان دے مجھ کو  
گل تازہ نہ سہی، برگِ خزاں دے مجھ کو

ہدم روز گدائی، سبک از جا بر خیز  
جاں گرو، جامہ گرو، رطل گرانے من آ

ہدم روز گدائی نہ ملے مگر کچھ بھی  
بچ کر جامہ و جاں، رطل گراں دے مجھ کو

یا رب این مایہ وجود از عدم آوردۂ تست  
بوسے چند ہم از بچ وہاںے من آ

ہے مری مستی معصوم عدم کی شایق  
چند بوسوں کے لئے بچ وہاں دے مجھ کو

Say what my soul saw, seeing your intoxicated eyes  
Remember what passed in my head, seeing your coiling tress



My heart, bring me some sign plucked from the roses of hope's garden  
You cannot bring a flower in bloom? Bring me an autumn leaf

Companion of my begging days, get up and go out quickly  
Pawn anything - your life, your clothes - and bring abundant wine

O God, You have brought forth all this from what was non-existent    a  
Bring me a kiss or two, brought from the corner of her mouth

a In poetic convention the beloved's mouth is so dainty as to be almost non-existent, but at any rate it *does* exist. When You could bring forth all the universe out of nothing, can You not produce even a couple of kisses from her mouth?

ہامن میاویہ ای پدر فرزند آذر را نگر  
ہر کس کہ شد صاحب نظر دین بزرگان خوش کرد  
﴿﴾

ذوقے ست ہمدی بہ فغان مگرم ز رشک  
خاب رہت بہ پای عزیزاں خلیدہ باد  
﴿﴾

بہ مرگ من کہ پس تو من بہ مرگ من یاد آ  
ہکوی خویشتن آن نقش بے کفن یاد آ

من آن غم کہ ز مرگم جہاں بہم نورد  
فغان زاہد و فریاد برہمن یاد آ

بسا ز نالہ گروہے ز اہل دل دریاب  
بہ ہر مرشد جھے ز اہل فن یاد آ

بخود شمار دقائے من ز مردم پرس  
من حساب جہاںے خویشتن یاد آ

فرزند آذر کا کیا دیکھو تو اے والد ذرا  
صاحب نظر کیے بھلا دین بزرگان سے ہو خوش  
﴿﴾

نالے میں ہمدی کی تمنا ہے رشک کیا  
چھٹی ہوں خاب رہ سے مرے دوستوں کے پاؤں  
﴿﴾

قسم ہے تجھ کو کبھی مرگ خستہ تن کر یاد  
وہ اپنے کو پے میں اک نقش بے کفن کر یاد

میں وہ نہیں کہ مروں تو جہاں نہ ہو برہمن  
فغان زاہد و فریاد برہمن کر یاد

وہ اضطراب کے عالم میں اہل دل نالاں  
وہ نوحہ خوانی میں مصروف اہل فن کر یاد

کبھی خیال جو آئے مری وفاتوں کا  
تو ساتھ اپنی جہاںے مَد فتن کر یاد

Father, do not dispute with me. Just look at Azar's son  
None who has eyes to see can follow in his father's path



My joy is all in my lament. I feel no jealousy a  
I want the thorns along the way to pierce my dear friends' feet



When I am dead, I conjure you, remember how I died  
Remember how my corpse lay all unshrouded in your lane

I was not one of those whose death made no stir in the world b  
Remember how the pious wept and Brahmins made lament

Ask how the men of feeling mourned me in harmonious song c  
Remember how the men of culture wrote their elegies

Ask any man the sum of all my loyalties to you d  
Remember all the cruelties you practised upon me

a 'My dear friends' is ironical. I want my well-meaning, insensitive friends to experience what love means

b I was mourned by the guardians of both mosque and temple - not presented here in an unfavourable light

c,d Ask - because anyone can tell you

گلتے ام ستم از جانب خداست و لے  
خدا بہ عہد تو بر غلط مریاں نمود



ہبادہ مگر بودم میل' شاعر م نہ فقیہ  
خنن چہ نک ز آکودہ وامنی دارد

ہیاورید مگر لٹا بود زبان دالے  
غریب شر خنن ہائے گفتنی دارد



نو میدی از تو کفر و تو راضی نہ ای ہلر  
نو میدیم وگر بتو امیدوار گرد



تو تالی از خطہ خد و نگری کہ سپر  
سر حسین علی بردناں ہگرداند

یزید را بہ بساط خلیفہ پھاند  
کلیم را بہ لباس شہاں ہگرداند

ستم خدا کی طرف سے نہیں بجا لیکن  
وہ تیرے عہد میں بندوں پہ مہرباں کیوں ہو



بیوں شراب تو شاعر ہوں میں فقیہ نہیں  
ہے عار کیا' مری آکودہ وامنی دیکھو

جو کوئی شر میں سمجھے زباں تو لے آؤ  
اک اجنبی کے خنن ہائے گفتنی دیکھو



نو میدی تجھ سے کفر' تجھے کفر ناپسند  
ناچار تیرے لطف سے ہلر ہوں امیدوار



کھٹک سے کانٹے کی ٹالاں ہے' دیکھ یہ مظر  
حسین ابن علی کا ہے سر بنوک سناں

یزید بیٹہ گیا مسیو خلافت پر  
کلیم پھرتا ہے صحرا میں در لباس شہاں



ہایہ زے ہر آئینہ پرہیز گفتہ اند  
آری درد بخ مصلحت آمیز گفتہ اند

کہتے ہیں وہ شراب سے پرہیز چاہئے  
ہاں اک درد بخ مصلحت آمیز چاہئے

نازی بھد مضائقہ عجزے بھد خوشی  
کراز تو گفتہ اند ز ما نیز گفتہ اند



واں ناز سے کریم ' یہاں عجز کا دفور  
فرق اک میان شیریں و پردیز چاہئے



نو میدی ما گردش ایام ندارد  
روزے کہ یہ شد سحر و شام ندارد

نو میدی مری گردش ایام نہ جانے  
یہ دن کی سیاہی سحر و شام نہ جانے

ہر ذرہ خاکم ز تو رقصاں ہواست  
دیوانگی شوق سر انجام ندارد

ہر ذرہ مری خاک کا رقصاں ہے فضا میں  
دیوانگی شوق سر انجام نہ جانے

بلبل بچمن بگر و پروانہ پہ محفل  
شوق سے کہ در وصل ہم آرام ندارد

بلبل ہے فضاں سچ تو پروانہ ہے چناب  
کیا شوق ہے جو وصل میں آرام نہ جانے

'You should on no account drink wine', they said  
That was a lie told in a worthy cause

a

You reign with effort: I submit with ease  
They speak of you: they also speak of me

b



My deep despair knows nothing of successive nights and days  
The day is passed in darkness; it has neither dawn nor dusk

You make my every particle of dust dance with desire  
The frenzy of true love goes on forever, without end

Nightingales in the garden; moths drawn unto her assembly  
See! Lovers have no peace of mind even with their beloved

- a The second line is a direct quotation from the first story of the *Gulistan* of Sadi, where two ministers - one good and one bad - accompany the king on a visit to a prison. A man condemned to death rails at the king in a language he does not understand. He asks the good minister what the man has said. The minister says, 'He said that the Quran declares that God will be merciful to the merciful.' The other minister tells the king what the man really said, whereupon the king praises the first minister for his 'lie told in a worthy cause.' The words have become proverbial.

- b My fame and renown is no less than yours - and I am even more deserving of fame than you.



آلودہ ریا نواں بود غالباً  
پاک ست فرقہ کہ بہ سے خستہ و شوکتند



غالب اسے نہ چاند آلودہ ریا  
فرقہ وہ پاک ہے جسے دھوئیں شراب سے



دبیرم، شاعرم رندم، تدمم، شیوہ ہا دارم  
مگر تدمم رحم بر فریاد و انقاعم نمی آید



شاعر، دبیر و رند میں، اک یار خوش تدبیر میں  
دیکھو تو مجھ سا کون ہے، بھوڑو مری گھوٹاں



کفر و دین چست جز آلائش پندار وجود  
پاک شو پاک کہ ہم کفر تو دین تو شود



کفر و دین کیا فقط آلائش پندار وجود  
پاک ہو پاک کہ خود کفر ہی ایماں ہو جائے



گویم سخن از رنج و براحت کندش طرح  
روز یہ از سایہ دیوار نداند



میں بات کروں غم کی تو سمجھے اسے راحت  
ظلمت سے جدا سایہ دیوار نہ جانے



خواجہ فردوس پہ میراث تمنا دلرد  
وائے گر در روش نسل پہ آدم نرسد

خواجہ میراث میں رکھتا ہے طلب جنت کی  
وائے پہنچے نہ اگر اس کا نسب آدم تک

Ghalib, you must not wear a cloak soiled with hypocrisy  
That cloak alone is clean that has been washed in purest wine



I am a writer, poet, drinker, friend - and much besides  
So be it if my sad lament can never touch your heart



Faith? Unbelief? The grime of the illusion of existence  
Cleanse yourself! - and your unbelief will then become your faith



I talk to her about my grief, she thinks I talk of joy  
My day is dark; she thinks it is the shadow of her wall



My lord desires to enter on his heritage of paradise  
Alas, if he cannot trace back his ancestry to Adam!

- a If my poetry doesn't move you, reflect that I am much more than just a poet, and find at any rate something to admire in me! There is a hint that if she can learn to appreciate and respond to a part of him, she may one day come to respond to him for all he is.
- b You think of yourself as separate from the rest of God's creation, and pride yourself on being a follower of the true religion. But God is in everything - God *is* everything. He created 'infidels' and 'believers' alike, and values them alike. And 'infidels' who love Him are as one with 'believers' who love him. Realise this. Cease to regard yourself as essentially different from them, and your 'unbelief' - i.e. what you think of as unbelief - will become faith.
- c I feel my sorrows keenly. She thinks that lovers are supposed to find joy in the sorrows of love, and thinks I do - find it. I feel like one deprived of the light of the sun. She thinks I do not woe the sunlight, preferring to sit in the shade of her wall.

ہرچہ از دست گہ پارس پہ یغما بردند  
تا بتالم ہم لڑاں جملہ زبانم دلاوند

❧

شادم بہ بزم وعظ کہ رانش اگرچہ نیست  
بارے حدیث چنگ و نئے و عود میرود

ماہم بہ لاغ و لا بہ قسلی شوم کاش  
ناداں ز بزم دوست چہ خوشنود میرود

رخک وفا نگر کہ بدعویٰ گہ رضا  
ہر کسی چگونہ در پئے مقصود میرود

فرزند زہر میخ پور می نمد گلو  
گر خود پور در آتش نرود میرود

غالب خوشست فرصت موبوم و فکر عیش  
ہمارے کہ نیست دو سر این پود میرود

فارس کی ساری صنایع لوت کے اس کے بدلے  
بہر فریاد فقط ایک زباں دی مجھ کو

❧

خوش ہوں کہ بزم وعظ میں زور کلام شیخ  
ذکر شراب و چنگ و گل و عود میں گیا

دو حرف سن کے پاد کے سرور ہے رقیب  
اٹھا تو دہم طالع مسعود میں گیا

رخک وفا تو دیکھ کہ قتل میں عشق کے  
ہر اک تلاشی گوہر مقصود میں گیا

فرزند نے جھکایا جو سر اپنا زہر تیغ  
بارے پور بھی آتش نرود میں گیا

یہ تانے بانے عیش کے غالب کہاں تک  
وہ صرف ہمار دہم تھا جو پود میں گیا



مژدہ صبح درین تیرہ شام داوند  
 شمع کھد و ز خورشید نشان داوند

رخ کشوند و لب ہرزہ سرایم ہستہ  
 دل ریزد و دو چشم گمراہم داوند

سوخت آتش کدہ ز آتش نظم غنچہ  
 ریخت بتخانہ ز ناقوس نظام داوند

گھر از راست شاہان عجم برچیدہ  
 بہ عوض خامہ گنجینہ نظام داوند

گوہر از تاج مسند و بدائش ہستہ  
 ہرچہ بردہ بہ پیدا بہ نظام داوند

ہرچہ در جزیرہ ز گہراں می ناب آوردہ  
 بہ شب جمعہ ماہ رمضان داوند

شمع گل کر کے سحر نور فلش دی مجھ کو  
 اور اک طلعت خورشید نشان دی مجھ کو

اک جھک ایسی دکھائی کہ کیا مر بلب  
 دل میرا چھین کے چشم گمراہ دی مجھ کو

سرد آغندہ کر کے مجھے آتش بخشی  
 ہوا ناقوس جو خاموش فلش دی مجھ کو

سب گھر راست شاہان عجم کے جن کر  
 اک قلم 'ہور و گنجینہ فلش دی مجھ کو

تھے جو سب تاج کے گوہر مری دانش میں جڑے  
 اور خاموشی سے یہ ہدیہ گمراہ دی مجھ کو

وہ بے ناب جو ہاتھ آئی بطور جزیرہ  
 بہ شب جمعہ ماہ رمضان دی مجھ کو



از چہر و پود غالب نقابے دہم ساز  
وز دوو سینہ زلفِ معطر کہنم طرح

نالے کے چاروںپ سے بنا کر نقابِ رخ  
دو دو نقال سے زلفِ معطر بسائیں ہم

از زخم و داغ، لالہ و گل در نظر کہنم  
از کوہ دشت و جلہ و منظر کہنم طرح

ہوں زخم و داغ اپنے لئے تختہ چمن  
دشت و جبل کو جلہ و منظر بنائیں ہم

از سوز و ساز محرم و مطرب کہنم جمع  
از خار و خارہ پالش و بستر کہنم طرح

جب سوز و ساز اپنے ہوئے مطرب و ندیم  
پتھر کا تکیہ کاٹوؤں کا بستر بچائیں ہم

آئین برہمن بہ نہایت رساندہ ایم  
غالب بیا کہ شیوہ آذر کہنم طرح

آئین بت پرستی کی تکمیل کر چکے  
غالب کمالِ صنعتِ آذر دکھائیں ہم



ما لذت دیدار ز پیغامِ مکر ختم  
مشاق تو دیدن ز شہیدانِ نجات

پیغام میں ہے لذت دیدار کا عالم  
دلِ بہن میں کوئی فرق سمجھنے سے ہے قاصر



شوقم مئے گلگون پہ سہو میزند اشب  
بیانہ ز ساقیِ طلحہونِ نجات

لبریز مئے ناب سے اس طرح ہوا شوق  
ساقی سے طلب جام بھی کرنے سے ہے قاصر





تن پروری غلق فزون شد ز ریاضت  
جز گرمیِ افطار ندارد رمضانِ بچ

دنیا طلباں عربہ مفت ست بجو شید  
آزادی ما بچ و گرفتاری تاں بچ

پیانہ رنگے ست ورین بزم پہ گردش  
ہستی ہم طوقان بہارست خزاں بچ

غالب و گرفتاری اوہام بروں آے  
باللہ جہاں بچ بد و نیک جہاں بچ



تاچند لغوی تو دما حسبِ حالِ خویش  
افسانہ ہائے غیر مکر کہیم طرح

مرا زبون گمیر مگر از پا در آمدیم  
از ما عجب مدار مگر از سر کہیم طرح

تن پروری غلق ریاضت سے بڑھی اور  
جز گرمیِ افطار نہ لایا رمضانِ بچ

کچھ مال سے نقصاں نہ یہاں ترک سے حاصل  
آزادی مری بچ ترا ہر گروں بچ

اک رنگ کے پانے کی گردش سے جہاں میں  
ہستی ہم طوقان بہاراں ہے خزاں بچ

غالب یہ گرفتاری اوہام کہاں تک  
واللہ جہاں بچ بد و نیک جہاں بچ



تجھ پہ گروں ہے دل کی حکایت تو اپنی بات  
قفسے میں دوسروں کے مکر سنائیں ہم

کیا غم ہے راویار میں مگر پاؤں رہ گئے  
لب سر کے بل ہی راستہ چل کر دکھائیں ہم

Abstinence only heightens their concern to fill their bellies  
The bustle of the meals is all; Ramzan's of no account

You who seek worldly ends, rejoice! Your struggles a  
count for nothing  
Our freedom, and your bondage are alike of no account

The cup that gives the zest to life goes ever round and round  
Riot of spring is everywhere; autumn's of no account

Come Ghalib, break free from illusions' bonds. I swear by God b  
This world, and this world's good and bad - all are of no account



How long will you be deaf to me while I tell of myself c  
In story after story in which nothing is said twice?

Do not despise me if I stumble as I journey on d  
Don't think me strange if I go headlong making my own way

- a    I.e. of no account to God.
- b    Both couplets (a,b) have a similar theme. God - the only true reality - is immune to the effects of anything men do.
- c    The lover tells his mistress stories of love; each story is of a different experience, and yet each experience is *his*. He hopes that she will soon realise that it is himself he is speaking of.
- b    The important thing is that, inspired by love, I make my own way in life, undeterred by any obstacle.

نشاۃ اہل معنویان از شراب خانہ تست  
فسونِ قصہ ہائل بس اک زمانہ تست

نشاۃ اہل حقیقت شراب خانہ ترا  
فسونِ قصہ ہائل بس اک زمانہ ترا

بہام و آئینہ حرفِ جم و سکندر چیست  
کہ ہرچہ رفت بہ ہر عہد در زمانہ تست

بہام و آئینہ ذکرِ جم و سکندر کیا  
کہ سب زمانوں کا حاصل ہے یہ زمانہ ترا

تو اے کہ مجھ سخنِ عسکراں چھٹی  
مہاشِ مکرِ غالب کہ در زمانہ تست

اسمِ شعرِ سلف کیوں ہے مکرِ غالب  
وہ نغمہِ پنج ملا ہے جسے زمانہ ترا

با ہجرِ بہمن ز ہازِ فرو می رود بہ دل  
ہرِ قبائے دوست کشوں چہ احتیاج

جب ہجرِ بہمن سمیت سا جائے دل میں وہ  
ہرِ قبائے یاد کو کیا کھولے عیث

خواب است وجہِ نغمہِ آوارہ بینواں  
مجھِ رہش ترا بہ غشوں چہ احتیاج

آوارہ بینشوں کو طربِ جلوہ ہائے خواب  
کیا مجھِ روئے یاد کو سونے کی احتیاج ☆

☆ کافیہ بہانہ ضروری لحد

The joy of true philosophy is wine drawn from Your cask  
The sorceries of Babylon a chapter from Your book

'a

Speak of the cup and mirror, not Sikandar and Jamshed  
All that has come to every age is here in our own time

b

You, who are lost in wonder at the poets of the past  
Do not deny *my* claims because I live in your own time



Clad as she is my mistress makes her way right to my heart  
What need is there to loose the ties and let her robe fall from her?

Dreams are to hearten those whose gaze wanders from face to face  
What need has he to dream who gazes spellbound upon yours?

c

- a Those who seek the truth about the universe and those who practise magic are both Your servants, acting in accordance with Your will.
- b Jamshed is said to have invented the wine cup and Sikandar the mirror. Don't romanticise the past or overrate the importance of particular figures in it. Rejoice that all that the past has achieved has been inherited by the present.
- c Men who are still in search of the ideal beloved may at any rate catch a glimpse of it in their dreams. *I* do not need to dream.

ہند را دہِ خن پیشہ گناے ہست  
اندریں دہِ کمن یکدہ آشاے ہست

گفتہ انداز تو کہ بر سادہ دلاں بخشائی  
پختہ کاری ست کہ مارا طمع خامے ہست

بے تو مگر زلستہ ام سختی ایں درد بے  
بجز از مرگ کہ وابستہ بہ ہنگامے ہست

کیست در کعبہ کہ رطلے ز میزم عہد  
در گرد گاہ طلبہ جامہ احرارے ہست

مے صافی ز فرنگ آید و شاہد زحار  
مانہ دامن کہ بغدادے و بطنائے ہست

شمر غالب نبود دجی و نہ گویم ولے  
تو دیزوہں تخواں گفت کہ المائے ہست

ہند میں دہِ خن پیشہ ہے لیکن گناہ  
زنت اس دہِ کمن کی ہے وہی خمِ آشام

تجھ کو محبوب ہے جو سادہ دلوں کی بخشش  
پختہ کاری سے ہمیں بھی ہے یکا خواہشِ خام

ہن ترے زعمہ ہوں اس درد کی شدت کو سمجھ  
موت کیا چیز ہے 'اک لمحہ' فقط اک ہنگام

کون کہے میں عطا مجھ کو کرے رطلِ میز  
لور قیمت کے عوض چاہے تو رکھ لے احرار

مے افروغ کے ساتھ آئے اگر حسنِ حار  
ہم کو بغداد رہے یاد نہ شمرِ بظام

شمر غالب کا نہیں دجی' یہ حلیم مگر  
بخدا تم ہی بتا دو نہیں لگتا المام!



در روز تیرہ از شب چارم نماز تیم  
چوں صبح نیست خود چه شام کہ شام چیست

روز سیاہ سے نہ رہا رات کا خطر  
قسمت میں ہو نہ صبح تو پھر خوفِ شام کیا

حلقِ قفس خوش است تو اں ہاں و پر کشود  
بارے علاجِ محسّی ہر دامن چیست

کچھ قفس میں ہاں و پر آلود تو ہوئے  
پر ہے علاجِ محسّی ہر دامن کیا

نیکی دست از تو نخواستیم مزد کار  
در خود بدیم کار تو ایم انتقام چیست

نیکی تمام تجھ سے ہے کیا خواہش جزا  
اور اس کی ضد بھی کام ترا انتقام کیا

غالب اگر نہ غرقہ و مصحف بہم فروخت  
پر سد چرا کہ زرخ مئے لعل قام چیست

غالب اگر ہیں غرقہ و مصحف تجھے عزیز  
مت پوچھیو ہے زرخ مئے لعل قام کیا

The darkness of the day has banished all the fear of night  
Dawn never comes; how then should I know when the night has come?

You say 'The cage is welcome. I can spread my wings in it' a  
But what can cure the hurt you suffered held fast in the snare?

Good conduct is from You; we do not ask to be rewarded  
And if we sin, that is Your doing. Why then take revenge?

If Ghalib has not sold his cloak and his Quran together  
Why is he asking us, What is the price of ruby wine?

- a. Do not forget the experience, and the lessons of past suffering in present relative comfort  
The suggestion is also here that security bought at the price of loss of freedom is bought too  
dearly



میں ز دور و مجھو قرب شد کہ مقرر  
دریچہ باز و بہ دروازہ اژدہا خفتست

برہ خفتن من ہر کہ بگرد داند  
کہ میر قافلہ در کارواں سرا خفتست

وگر ز امنی رہ و قرب کعبہ چہ خط  
مرا کہ ناند ز رفتہ ماند و پا خفتست



ہامن کہ عاشق سخن از تنگ و نام چیت  
در سر خاص جنت دستور عام چیت

ہا دوست ہر کہ ہادہ غلوت خورد ہدام  
داند کہ حور و کوثر و دارالسلام چیت

دل خستہ غم و بود سے دوائے ما  
باغسکاں حدیث حلال و حرام چیت

ہے قرب شاہ میں خطرہ نظارہ دور سے کر  
کئے در پیچے کے نیچے ہے اژدہا خفتست

ہتاؤ پیچے گا منزل پہ کارواں کیسے  
سرائے عیش میں ہے میر قافلہ خفتست

ہو قرب کعبہ و محفوظ رہ سے کیا حاصل  
اُدھر بڑحال ہے ناند اُدھر میں پا خفتست



ہے عشق ہم کو اس میں بھلائی نام کیا  
ہم خامکاں سے جنت دستور عام کیا

جانے ہے اس کے ساتھ جو غلوت میں سے پنے  
ہوتے ہیں حور و کوثر و دارالسلام کیا

میرا علاج سے ہے کہ ہوں غم سے جاں بلب  
نہاؤ غم سے ذکر حلال و حرام کیا



در شاخ بود موج گل از جوش بہار  
چوں بادہ بہ بیتاکہ نہاست و نہاں نیست

□

بہ دلوائے کہ دریاں خضر را عصا خفتست  
بہ سینہ می پریم رہ اگرچہ پا خفتست

ہدیں نیاز کہ باتت باز میرسد  
گدا بہ سایہ دیوار پادشا خفتست

بہ صبح حشر چمن خستہ رو بہ خیزد  
کہ در شکایت درد و غم دوا خفتست

ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفان خیز  
گستہ لکڑ کشتی و ناخدا خفتست

دلہ بہ سحر و سجادہ و ردا لرزد  
کہ دزد مرحلہ بیدار و پارسا خفتست

ہر شاخ میں ہیں جوش بہار سے مجھے پھول  
چوں بادہ کہ ششے میں نہاں ہے بھی نہیں بھی

□

وہ دشت جس میں رہا خضر کا عصا خفت  
بڑھا میں سینے کے بل تھا اگرچہ پا خفت

مرے نیاز میں بھی باز کا ہے اک عالم  
ہے زہر سایہ دیوار شدہ گدا خفت

وہ روز حشر اٹھے گا خراب و خستہ و خوار  
شکستہ غم جہاں میں جو ہوا خفت

شب سیاہ میں طوفان کے تھیزے ہیں  
شکستہ لکڑ کشتی ہے ناخدا خفت

مآل سحر و سجادہ و ردا سے ڈرو  
کہ دزد گھات میں ہے لور پارسا خفت



دل بردن ازیں شیوہ عیانت و عیاں نیست  
دانی کہ مرا بر تو گمانست و گماں نیست

در عرضِ غمت پیکرِ اندیشہ لالم  
پا تا سرم اندازِ بیانت و بیاں نیست

فرمان تو بر جان من ، کار من از تو  
بے پردہ بہ ہر پردہ روانست و رواں نیست

داغِ غم ز گلشن کی بہار ست و بقا بیچ  
شادیم بہ گلشن کی خزانست و خزاں نیست

سرمایہ ہر قطرہ کہ گم گشت بہ دریا  
سودیت کہ مانا بہ زیانت و زیاں نیست

در ہر مژہ بر ہم زدن ایں خلقِ جدید ست  
نظارہ سگالہ کہ ہانست وہاں نیست

دل چیننا غزے سے عیاں ہے بھی نہیں بھی  
کیا کہئے مجھے تجھ پہ گماں ہے بھی نہیں بھی

ہو خوں کو ترے غم نے سیا، بات کروں کیا  
اک خامشی اندازِ بیاں ہے بھی نہیں بھی

ہے جان مری تلخِ فرمان، ترا حکم  
ہر پردے میں بے پردہ رواں ہے، بھی نہیں بھی

افسوس کہ گلشن کی بہار ایک دو پہل ہے  
کیا بات ہے گلشن کی خزاں ہے بھی نہیں بھی

ہر قطرے کا سرمایہ جو دریا میں ہوا گم  
اک سود کا سودا کہ زیاں ہے بھی نہیں بھی

جب آنکھ جھپکنے میں نئی خلق ہو پیدا  
نظارہ کہے یہ وہ جہاں ہے بھی نہیں بھی



در رزم کُش باج و خنجر نتواں برد  
در بزم کُش بادہ و ساغر نتواں گفت

از حوصلہ یاری مطلب سامعہ تیز است  
پر داند شواہین جا ز سندر نتواں گفت

ہنگامہ سر آمد، چہ زنی دم ز کھلم  
گر خود سحہ رفت بہ محشر نتواں گفت

در گرم روی سایہ و سرچشمہ نجومیم  
باما خن از طوبی و کوثر نتواں گفت

آن راز کہ در سینہ نہایت نہ وعظ است  
بردار نتواں گفت و بہ منبر نتواں گفت

کارے عجب القادہ بدیں شیفتہ مارا  
مومن نبود غالب و کافر نتواں گفت

اُس رزم میں کس طرح سے لے جائیے خنجر  
اُس بزم میں حرفِ بی و ساغر نہ کہا جائے

پر داند صفتِ بجل کہ لپک تیز ہے اتنی  
ہرگز خنِ تاب سندر نہ کہا جائے

فریاد کا کیا ذکر کہ ہنگامہ ہوا ختم  
جب خود پہ ستم ہو سر محشر نہ کہا جائے

ہے گرم روی سایہ و سرچشمہ سے بیزار  
ہم سے خنِ طوبی و کوثر نہ کہا جائے

اک راز ہے سننے میں کوئی وعظ نہیں ہے  
سوئی پہ کہیں بر سر منبر نہ کہا جائے

کس شیفتہ سے مجھ کو پڑا ساہتہ یارا  
مومن نہیں، غالب، اسے کافر نہ کہا جائے

- Her battleground is one on which you cannot carry weapons      a  
And her assembly one in which you cannot speak of wine
- Your courage will not aid you here; the lightning flashes fast      b  
Here you must be a moth, not seek to be a salamander
- The trials of life are over - why complain of cruelty?      c  
What if you suffered? Can you speak of it on Judgement Day?
- We travel fast and do not seek the water and the shade      d  
Don't speak to us of Tuba's tree and Kausar's flowing stream
- The words I hide within my breast are not those of a preacher      e  
Words to be spoken at the stake, not spoken from the pulpit
- How strange it felt to be involved in dealings with this madman!      f  
Ghalib is not a Muslim, nor is he an infidel

- a The arena of love has its own rules. She is not to be resisted, and not to beajoled.
- b The lightning flame of love strikes fast, and you have not time to resist it. In any case the lover gives his all for love as the moth immolates himself in the candle's flame. It was believed that the salamander lives and thrives in fire, but he is no model for the true lover.
- c The trials of life are pre-eminently the trials of love. It is the beloved's nature, and her proper role in life, to inflict suffering, so she has nothing to answer for on Judgement Day. In any case no true lover complains of his beloved's cruelty. In a more general sense, the trials of love afflict you by God's will, and you do not complain against God.
- d Ours is a never-ending quest.
- e My unspoken message to humankind is one which, if I spoke it, would send me to the gallows.
- f Ghalib is possessed by the madness of love, and lovers are unique. They cannot be fitted into any of the recognised categories.



شاید دے زمیاں رفتہ و شادام بہ سخن  
کشتہ ام بید دریں باغ کہ ویراں شدہ است



محو سخن ہے شاید دے کے بغیر بھی  
دل باغبان گلشن ویراں ہے آج کل



در صفحہ نمودم ہر آنچہ در دست  
در بزم کم تر است گل و در جہن بہست

منجے پہ دل کے راز کا عشرِ عشیر ہے  
تھوڑے ہیں پھول بزم میں 'زیب' جن بہت

باید بہ غم نغوردن عاشق معاف داشت  
آن راکہ دل ربودن و نشا سخن بہست

کیا اس سے بیوفائی کا شکوہ کریں جسے  
دل چھین کر بھلانے کا آتا ہے فن بہت

زور شراب جلوہ بت کم شمر وہ ایم  
اما نظر بہ حوصلہ برہمن بہست

کچھ بھی نہ اس پہ جلوہ بت کا اثر ہوا  
حیران کن ہے حوصلہ برہمن بہت

تاہم آہ و نالہ مسلم ولے مترس  
مارا ہنوز عربہ با خویشتن بہست

تاہم آہ و نالہ مسلم مگر مجھے  
جھگڑا ہے خود سے اے مت بیدار فن بہت

Beauty and wine have left me, and, content with poetry  
I've planted willows in a garden that is desolate

a



I cannot bring onto the page all that is in my heart  
In the assembly flowers are few - and in the garden, many

She does not feel her lovers' pain? Yet she must be forgiven  
She steals hearts without knowing it - and that excuses her

We did not know the full force of the strong wine of her beauty  
We were misled by seeing how the Brahman was unmoved

b

All know the power of sighs and lamentation; but don't fear  
My struggle with myself still keeps me fully occupied

c

- a Poetry is now my only source of joy. Beautiful women and wine are like a garden in flower, but these I no longer have. Poetry is compared to the willow - a tree that bears no fruit.

- b The beloved is the lover's idol, and the Brahman worships idols. We saw that he was unaffected by the idol's beauty, and thought that we too could withstand the influence of her beauty. Alas that we forget that the Hindu Brahman, like the Muslim shaikh, does not love the god he worships. We have the capacity to love - and should have known that our idol's beauty was bound to enslave us in love's bonds.

- c The lover tells his beloved: 'Don't fear that my sighs and laments will melt your heart - I have no power to sigh. All my strength is engaged in the struggle I wage within myself.'

خارج از ہنگامہ سر تا سر پہ بیکاری گذشت  
رشتہ عمر خضر بہ حسابے بیش نیست

شوخی اندیشہ خویش سر تا پایے ما  
تار و پود ہستی ما بچ و تابے بیش نیست

جلوہ کن 'منت منہ' از ذرہ کمتر نہیں  
حسن ہا میں تابنا کی آفتابے بیش نیست

چند رنگیں کتبہ دکش تکلف بر طرف  
دیدہ ام دیوان غالب انتخابے بیش نیست



از فرنگ آمدہ در شراب فراوان شدہ است  
جرعہ رادیں عوض خریدے لوزاں شدہ است

دردِ ردغن پہ چراغ و کدو سے پہ لیاغ  
تا خود از شب چہ بجلاند کہ صمان شدہ است

کوئی ہنگامہ نہیں بیکار ہی گزری تمام  
رشتہ عمر خضر کیا ہے اک بہ حساب

شوخی اندیشہ خود کی ہیں اک تصویر ہم  
تار و پود ہستی کا ہے کیا بس ہمارا بچ و تاب

یوں نہ ترسا جلوہ کر 'ذرے سے میں کمتر نہیں  
تابنا کی میں بھلا کیہ تجھ سے کم ہے آفتاب

چند رنگیں کتبہ دکش تکلف بر طرف  
دیکھ لو دیوان غالب ہے سراسر انتخاب



افرنک کی شراب فراوان ہے آج کل  
دیں کے عوض خرید کہ لوزاں ہے آج کل

جب اس کی میربانی کا سماں نہیں رہا  
وہ خوش خصال کس لیے صمان ہے آج کل

Nothing disturbed its tenour; on and on, and to no end a  
Khizar's long life? An item on a list, and nothing more

The liveliness of my own thought is me, from top to toe  
My being's warp and woof is constant movement - nothing more

Shine forth! - and I will not be in your debt. I am the atom b  
And you, with all your beauty, are the sun, and nothing more

Yes, colour, charm, significance it has - but I must say c  
That Ghalib's verse is only a selection - nothing more



Brought to the city from the west, it is abundant here d  
Your faith will buy a draught of it; wine is no longer dear

The lamp holds only dregs of oil, the wine-cup only lees  
None of the joys of night remain - and *now* my guest has come!

- a A life without struggle is no life at all, not even if, like Khizar's, it never ends
- b True, you are the sun, and I am only a particle of dust. But if the particle shines in the sun's light, it owes no debt to the sun. The sun is only doing what it is there to do
- c 'only a selection' - implies a complaint that he has not produced all that he was capable of. But *mishtab*, besides 'selection', can also mean 'the choicest, the cream, the best, the most outstanding', and Ghalib is implying, "Yes, it's an *mishtab* - in this sense too."
- d Give up formal religion and drink the wine of *true* religion.

ہے خود بزمِ سایہ طوبیٰ غنودہ اند  
شکیر رہروانہ تنہا بلند نیست

رہرو تمام سایہ طوبیٰ میں سو گئے  
تھا اس قدر ہی حوصلہ ان کا بلند کیا

ہنگامہ دلکش، نویدم بہ غلد چست  
اندیشہ ہے غش است نیازم بہ پند نیست



دلکش ہو زندگی تو کسے خواہش بہشت  
اور ہو خیال پاک تو پھر جائے پند کیا



ہم وعدہ دہم منع ز بخشش چہ حساب ست  
جاں نیست، کرر نواں داو شراب ست

دنیا میں سے حرام ہے، جنت میں بے حساب  
جاں تو نہیں کہ وہیں نہ دوبارہ یہ ہے شراب

در مژدہ ز جوئے غسل و کاغذ زمرہ  
چیزے کہ بہ دل بستگی لڑوئے ناب ست

حور و قصور و کوثر و طوبیٰ کو چھوڑیے  
ہم کو عزیز غلد کے سماں سے ہے شراب

لہر اسپ! کجا رفتی و پرویز! کجائی  
آتش کدہ ویرانہ و میخانہ خراب ست

لہر اسپ بے نشان ہے پرویز زمرہ خاک  
آتش کدہ بجھا ہوا، میخانہ ہے خراب



تا در آب افتاده عکسِ قدرِ دلجویش  
چشمہ چھو آئینہ فارغ از روانی ہست

کشتہ دل خورشیم سز سنگراں بکمر  
دیدہ دلفریبہا گفت مربانی ہست

اے کہ اندر میں دلاوی مژدہ از ہما دلاوی  
بر سرم ز آذلاوی سایہ را گرانی ہست



داد از کلفی کہ بہ گوشت نمی رسد  
آہ از توفی کہ وجودش نمائندہ است

دل را بہ وعدہ حق جیواں فریشت  
بازے کہ بردفاے تو بودش نمائندہ است

دل در غم تو مایہ بہ رہزن سپردہ است  
کار از زبان گزشتہ و سودش نمائندہ است

دیکھ عکسِ جاناں کو تھم گیا ہے پانی بھی  
چشمہ مثلِ آئینہ فارغ از روانی ہے

کیاں ستم سے گھبراؤں، اپنے دل کا کشتہ ہوں  
دلفریبِ جاناں میں مربانی ہے

ہے کرم سے مستغنی، اپنی فطرتِ آذلو  
سایہ ہا سے بھی مجھ کو سرگرانی ہے



افسوس وہ پکار جو پچھی نہ پار تک  
حیف آرزو کہ جس کا وجود اب نہیں رہا

ہاں وعدہ ستم ہی سے دل کو فریب دیں  
کیا کیجئے وفا کا وجود اب نہیں رہا

فکرِ زیاں سے عشق میں رہزن کو دی متاع  
اندازِ خسارہ و سود اب نہیں رہا

The beauty of her form was captured in the river's water  
Now, mirror-like, the river has forgotten how to flow

My heart has slain me! Those it loved were ever cruel to it  
It saw their sweet deceptions and said, 'These are kindnesses!'

You give me *now* good tidings of the coming of the *huma*  
But I am free - its shade will be a burden on my head



What comfort is there in complaint that does not reach your ears?  
Alas for all those hopes I had - they are no longer there

I can beguile my heart if you will promise to be cruel  
The pride I felt that you were true - that is no longer there

In love of you, fair robber, my heart gave you all it had  
The fear of loss, the hope of gain - these are no longer there

a Once I would have rejoiced in my good fortune. Now I value much more highly my freedom from all such ambitions.



دہ ہزار شیوہ را طاعتِ حق گراں نبود  
لیکِ صتم بہ بجدہ در ناصیہ مشترکِ نخواست

دہ ہزار شیوہ کو طاعتِ حق گراں نہیں  
بجدہ در میں ناصیہ چاہے صتم نہ مشترک

سہل شمرود سرسری تا تو زہجرِ شمری  
غالب اگر بہ داورے داو خود از فلکِ نخواست

سہل سمجھ کے چپ رہا ہجر کا اس میں ذکر کیا  
دیکھا نہ داو کے لئے غالب نے گر سوئے فلک



دارم دلے ز آبلہ نازکِ نفاو تر  
آہستہ پانچم کہ سر خار نازکست

چھاؤں سے بھی بڑھ کے مرے دل کی نزاکت  
آہستہ رکھوں پاؤں سر خار ہے نازک

ہاتلہ ام ز سنگِ دلی ہائے خودِ مناز  
غافلِ قماشِ طاقبِ کہسار نازکست

کیا سنگِ دلی ٹھہرے کی باتوں کے مقابل  
غافلِ قماشِ طاقبِ کہسار ہے نازک

ی رنجہ از تحملِ ما بر جھائے خویش  
ہاں شکوہ کہ خاطرِ دلدار نازکست

ہے اپنی جھاؤں پہ تحمل سے وہ دلگیر  
شکوہ ہی سہی خاطرِ دلدار ہے نازک

To dissolutes like us to worship God would be no burden  
But she, our idol, will not share the tribute due to her

I bore it all, and easily: it was not helplessness  
If I did not ask fate for compensation due to me

a



I have a heart more delicately structured than the blister  
I set my foot down softly, for the thorn is delicate

b

When I lament, don't pride yourself upon your heart of stone  
Think how the mountain's strength derives from stuff most delicate

c

It grieves her that I bear so patiently her cruelty  
So now I will complain, because her heart is delicate

a    'It' - i.e. the sufferings inflicted by the beloved. The ordinary man would demand redress on Judgement Day; for the lover this is out of the question. It is his pride and joy in the strength of his love, not cowardice and timidity, that keeps him silent.

b    I do not fear the pain it will cause me as it pierces my blistered feet. I put my foot down so softly that the thorn does not pierce it, because I fancy that it pains the thorn to do so.

c    The mountain provides the raw material from which glass is made. So your heart too may one day be transformed into something delicate enough to be affected by my grief.

ہرچہ فلکِ خواست چچ کسی از فلکِ خواست  
ظرفِ لقمہ سے جست ، بارہا گزکِ خواست

غرقِ بہ موجِ تپِ خور ، نقشِ زوہلہ آبِ خور  
ذمتِ چچ یک ندو ، راستِ چچ یک خواست

جاہِ ز علم بے خبر ، علمِ ز جاہ بے نیاز  
ہم محکِ تو زو ندید ، ہم زو من محکِ خواست

شخصِ دہر بر ملا ہر چہ گرفت ، پس ندو  
کامبِ بخت در قفا ہر چہ نوشت ، حکِ خواست

خونِ جگر بجائے سے ، مستیِ ماقدرجِ مداشت  
نالہِ دل نوائے نے ، رامشِ ماچکِ خواست

بحثِ وجدِ دل بجائے ماں ، میکدہ جوے کاندراں  
کس نفسِ لاجملِ نزد کسِ خنِ لافکِ خواست

چاہے فلک سے کون وہ ، خود ہی نہ چاہے جو فلک  
ماٹکے نہ بارہا ظرفِ شیخ ، نور نہ میری سے گزک

موج سے فرق ہے کوئی پیاس کسی کی بجھ گئی  
ظلم کا شائبہ نہیں ، لطف کا کیجئے نہ شک

علم سے جاہ بے خبر ، جاہ سے علم بے نیاز  
دیکھے نہ زر محکِ تری ، ذمہ دے نہ میرا زر محک

شخصِ دہر وہ جا ، چھوڑے نہ لے کے کچھ ذرا  
کامبِ بخت کا ککھامٹ نہ سکے گا حشر تک

سے کے بجائے خونِ دل مستی ہے میری بے قدرج  
نالہِ دل نوائے نے نقد ہے میرا بے چک

بحثِ وجدِ دل کو چھوڑ کر میکدہ ، ذمہ دے جہاں  
ذکرِ جمل سنے کوئی اور نہ قصہ فداک



ہر ذرہ محو جلوۂ حسن یگانہ ایست  
مکوئی ظلم شش جہت آئینہ خانہ ایست

ناچار باتفاق صبا کو ساختم  
چند شمع کہ حلقہ دامن آشیانہ ایست

پابستہ نور و خیالی چو وا ری  
ہر عالم ز عالم دیگر فسانہ ایست

خود داریم بہ فصل بہاراں عیاں گشت  
گلگون شوق را رگ گل تازیانہ ایست

غالب دگر ز منشاء آلودگی میرس  
گلسم کہ جہہ را ہوں آستانہ ایست



ز گل فروش نہ عالم کز اہل بازار است  
چاک گرمی رفتار باغبانم سوخت

ہر ذرہ محو جلوۂ حسن یگانہ ہے  
مکوئی ظلم شش جہت آئینہ خانہ ہے

جز صبر کیا اتفاق صبا کا علاج  
یہ سوچنا ہوں حلقہ دامن آشیانہ ہے

اس گردش خیال سے آزاد ہو کے جان  
یاں ہر جہاں اک لور جہاں کا فسانہ ہے

خود داری کی لگام کو توڑا بہار نے  
گلگون شوق کو رگ گل تازیانہ ہے

غالب بتاؤں کیا تجھے آلودگی کا راز  
میری جہیں کو بس ہوں آستانہ ہے



نہ گل فروش سے البھو کہ کاروباری ہے  
چاک گرمی رفتار باغبان ہے ستم



بے تکلف در بلا بودن بہ لڑنیم بلاست  
 قہر دریا سلییل و روی دریا آتشست  
 ❦

بیاکہ فصل بہارست و گل بہ صحن چمن  
 کشادہ روئے تر از شاہدان بازارست

غم شنیدن و بخت بہ خود فرد رفتن  
 خوشا فریب ترحم چہ سادہ پُرکارست

ز آفرینش عالم غرض جز اوم نیست  
 مگر فقطہ ما دور ہفت پُرکارست  
 ❦

شادی و غم ہمہ سرگشتہ ترازیک و گرامہ  
 روز روشن بہ وداع شب ہزار آمد و رفت

ہرزہ مشاب دہنے جاہہ شناساں بردار  
 لے کہ در راہ سخن چوں تو ہزار آمد و رفت

ہر بلا کا سامنا خوفِ بلا سے سل ہے  
 روئے دریا آگ ہے اور قہر دریا سلییل  
 ❦

لب آہی جا کہ ہے گلشن پہ اس غضب کا نکھار  
 کہ گل کے روپ سے شرمائے شلو بازار

وہ میرے غم پہ ترحم سے خود میں کھوجانا  
 فریب دیتا ہے کیا یار سادہ و پُرکار

بس آفرینش عالم کا مدعا ہم ہیں  
 ہے گرد فقطہ اوم ہی گردش پُرکار  
 ❦

شادی و غم کو بھی دنیا میں نہیں کوئی قرار  
 اک تسلسل سے یہاں لیل و نہار آئے گئے

ایسی بھلت سے رو جاہہ شناساں مت چھوڑ  
 دلوں میں شعر میں تجھ جیسے ہزار آئے گئے

Better go boldly forward, and not fear what you must face  
The river's depths are Salsabil, the river's surface, fire



Come out! The spring has come! See how the flowers all in bloom  
Reveal their forms more boldly than the city's courtesans

She hears my grief, and for a while retires into herself  
What captivating sympathy! What artless mastery!

a

The object of creation was mankind, and nothing else  
We are the point round which the seven compasses revolve

b



All pleasures and all griefs that come, come linked to one another  
The bright day sends dark night away, and then itself departs

Don't hurry on; stay, raise and kiss  
the dust of those who knew the way  
A thousand such as you have passed along the path of poetry

a She presents a picture of compassion for me, but this is really a means of captivating me all the more.

b i.e. the seven skies, whose revolution determines the course of events.



ہے خوابم می رسد بند قبا و کردہ از مستی  
ندائم شوق من بروے چہ افسون خواندہ است اشب  
□□

گلشن ہے فضائے بہمن سینہ مانیت  
ہر دل کہ نہ زخمے خورد از صیغ تو' دانیت

عمرے سپری گشت و ہاں بر سر جو دست  
گویند بتاں را کہ وفا نیست چہ انیت

جنت کجہ چارہ افسردگی دل  
تغیر ہے اندازہ ویرانی ما نیت  
□□

میرم' ولے ہر رسم کز فرط بدگمانی  
داند کہ جاں سپردن از عافیت گزینی ست

من سوی او جہلم' داند بے حیائی ست  
اوسوئے من بید، داعم ز شر گیتی ست

وہ آتا اس کا میرے خواب میں بند قبا کھولے  
نہ جانے دل نے میرے اس پہ کیا جاو کیا اشب  
□□

اس بارغ جاں کی طرح چمن کی فضا نہیں  
جو دل کہ زخم ناز نہ کھائے کھلا نہیں

اک عمر سے ہے جو رو جفا پر اسے ثبات  
کس طرح یہ کہوں کہ بتوں میں وفا نہیں

جنت سے کیا ہو خاطر افسردہ کو فراغ  
برہادی کا بھاری مناسب صلا نہیں  
□□

مر جاؤں میں دیکھن ہے بدگمانی کچھ ایسا  
مرنے کو میرے سمجھے وہ عافیت گزینی

میں دیکھ لوں اسے تو جانے وہ بے حیائی  
دیکھے نہ وہ مجھے تو میں سمجھوں شر گیتی

I slept; she came into my dreams, her tunic open, drunk with wine      a  
I cannot tell what spell my love had cast on her last night



This garden does not match the one that blooms within my breast  
No heart can flower that has not been laid open by your sword

My life is ending; she is still intent on cruelty      b  
They say the fair cannot be constant; how can that be so?

Paradise is no salve to heal the sadness of my heart  
It was not made to match the desolation that is me



I die for her - and fear that she (such are her doubts of me)  
May think I wash my hands of life because I yearn for peace

I gaze at her; she thinks it is because I have no shame      c  
She turns away; I think it is because she feels too shy

a      She is so shy that she does not normally appear before me even in a dream.

b      She is constant - constant in cruelty.

c      She assumes that my motives are bad; I assume that her motives are good. (And probably we are both wrong!)

خیز دے راہ روئے راہ را ہے دریاب  
شورش افزا نگہ حوصلہ گاہ ہے دریاب

کوئی توارہ لے ہم کو سر راہ سی  
کوچہ گردی میں کہیں شورگاہ گاہ سی

عالم آئینہ راز است چہ پیدا چہ نہاں  
تاب اندیشہ نداری بہ نگاہے دریاب

ہے جہاں آئینہ راز عیاں ہو کہ نہاں  
تاب اندیشہ نہیں ہے تو بحر نگاہ سی

گر بہ معنی نرسی جلوہ صورت چہ کم ست  
غم زلف و شکن طرف کلاہ ہے دریاب

حسن صورت ہے بہت گرچہ ہو معنی مستور  
غم زلف و شکن طرف کج کلاہ سی

تا چہ آئینہ حسرت دیدار تو ایم  
جلوہ بر خود کن و مارا بہ نگاہے دریاب

ہم تری حسرت دیدار کا آئینہ ہیں  
خود پہ کر جلوہ مگر ہم پہ اک نگاہ سی

داغ ناکامی حسرت بود آئینہ وصل  
شب روشن طلبی روز سیاہ ہے دریاب

داغ حسرت ہی یہاں وصل کا آئینہ ہے  
رات روشن نہ ہوئی دن بھی اب سیاہ سی

فرصت از کف مدہ و وقت نفیست پندار  
نیست مگر صبح ہمارے شب ما ہے دریاب

ہے نفیست جو کوئی لمحہ فرصت مل جائے  
کر نہیں صبح بہاراں تو شب ماہ سی



غالب بریدم از ہمہ خواہم کہ زیرِ سہیں  
کھنچے گزینم و پرستم خدائے را



غالب یہ چاہتا ہوں کہ ہو کر کنارہ کش  
گوشتے میں ایک بیٹھ کے یاد خدا کروں



سے بہ اندازہ حرام آمدہ ساقی برنج  
شیشہ خود بھٹکن برسرِ پیانہ ما



بادہ اندازے سے دینا ہے حرام لے ساقی  
توڑ دے شیشہ سے کو مرے پیانے پر



جہاں را خامے و عاصبت آلِ مغرور وایں حجاز  
بیا غالب ز خاصاں بگور و بگورِ عالم را



مغرور ہیں خواص تو مغرور ہیں عوام  
غالب بچہ خواص سے 'چھوڑو عوام کو



شیوہ ہا دلرد و من معتقدِ خوی ویم  
شوقم از رنجش او گر بفراید، چہ عجب

اس کے ہزلہ باز 'ہر اک فن میں دلقریب  
رنجش گر اس کی شوق بڑھائے تو کیا عجب

آنکہ چوں برق یک جانی تغیر و آرام  
مکہ اش در دل اگر دیر نہاید، چہ عجب

مانند برق جس کو ذرا بھی نہیں قرار  
شکوہ نہ اس کا دل میں سمائے تو کیا عجب



تا چہا مجموعہ لطف بہاروں بودہ ای  
می رسد یونے نواز ہر گل کہ می گوئیم ما

زحمت احباب خواں و او غالب بیش ازین  
ہر چہ می گوئیم بہر خویش می گوئیم ما

چراہن از کتان و دام ز سادگی  
نفریں کند بہ پردہ دری ماہتاب را

تکلف بر طرف لب تشہ یوس و کنار ستم  
ز راہم باز چہی دام نواز شامے پنہاں را

جہان از بادہ و شاہد بدہاں ماند کہ چہلاری  
بہ دنیا از پس آوم فرستادہ مینورا

بادہ اگر بود حرام بذلہ خلاف شرع نیست  
دل نہ نمی بہ خوب ماطعنہ مزین بہ زشت

کیوں نہ تجھ کو حاصل لطف بہاروں جانے  
جبکہ ہر ایک پھول میں خوشبو تری پاتے ہیں ہم

کیوں ہمارے شعر غالب زحمت احباب ہوں  
جو بھی اب کہتے ہیں اپنے واسطے کہتے ہیں ہم

ہونا تھا چہ چہ علی چراہن کتان  
پردہ دری کا طعنہ نہ دے ماہتاب کو

نہ جانے کب سے ہوں یوس و کنار یاد کا تشہ  
بھلا میں کیا کروں گا ان نواز شامے پنہاں کو

زمانہ بادہ و شاہد سے توں معمور ہے جیسے  
کہ آوم کے لیے بھیجا گیا دنیا میں جنت کو

مانا کہ سے حرام ہے، بذلہ نہیں خلاف شرع  
خوبی اگر ہے ناپسند کہنے برا نہ زشت کو

You are the sum of all the graces of the spring, unending  
Your fragrance comes to me from every flower that I smell

Ghalib, enough! You cannot be a burden to your friends  
So let the poetry you write be written for yourself



She wears a dress of *katan*, and in her simplicity  
With every breath condemns the moonlight for exposing her



Let me be blunt; my lips thirst for your kiss and your embrace  
Clear from my path the net of all your subtle kindnesses



The world holds wine and beauty in such measure, you would think  
God sent into the world first Adam, and then paradise



If wine is banned, the Holy Law does not prohibit wit  
No praise when I excel? Well then, no censure when I sin

- a Moonlight *does* that to *katan* and there is no sense in upbraiding it for doing what it cannot help doing. Also 'moon' is a standard metaphor for a beautiful woman. It is she herself, her own beauty, that has this effect.

The picture is that of a beauty so great that nothing can adequately conceal it.



ساز و قدح و نغمہ و صبا میں ہے آتش  
یابی ز سمندر رو بزم طربم را

از لذت بیدار تو قادر غنواں زیت  
دریاب عیار گدے بے ہم را

در من ہوس باور طمعیت کہ غالب  
بیانہ بہ جمید رساند نسیم را



پناں بہ عالم ز بس عین عالم  
چوں قطرہ در روانی دنیا گم ما



نشن بر سر راو تحیر علیے دارد  
کہ ہر کس می رود از خویش می گردد دوچار ما



باشد کہ بدیں سایہ و سرچشمہ گرایند  
یاران عزیز اند گرد ہے زہی ما

ساز و قدح و نغمہ و صبا میں ہے اک آگ  
فطرت میں سمندر کی مرا راز طرب ہے

بے لذت بیدار کے جینا نہیں ممکن  
اس شکوہ بچا کا فقط یہ ہی سبب ہے

سے کی نہ ہوس کیوں مری فطرت میں ہو غالب  
جمید تلک جام سے جب میرا سب ہے



عین جہان ہو کے جہاں میں رہے نہاں  
قطرے کی طرح موجہ دریا میں کھو گئے



ہے گزر گاہ و تحیر میں عجب کچھ اپنا حال  
ہم سے ہی دوچار ہوتا ہے جو خود سے جاے ہے



اس سایہ و سرچشمہ میں شاید وہ ٹھہر جائیں  
کچھ دوست کھلے ماندے جو آئیں مرے پیچھے

The lute, the cup, the melody, the wine - all kindle fire  
The salamander knows; ask *him* the way to my assembly

Without the joy your cruel wrath brings to me I should die  
Think, then! Why is it I complain against you without cause?

Ghalib, the love of wine is in your nature, for the cup  
From which you drink it takes your pedigree back to Jamshed



Hid in the universe, we are the universe's essence  
Lost as the drop is lost within the river's flowing stream



There on the road, lost to the world, I sit and find another world  
For every man, lost to himself, that goes that way encounters me



I think they may stay here and rest, where there is shade and water  
My valued friends are travellers that I have left behind

- a It was believed that the salamander lived in fire.
- b That is why! My baseless complaints make you angry, and your anger is a joy to me
- c 'Hid' - because the world does not see and recognise our value.
- d Every selfless person is the kin of every other such person.
- e I go ever forward to new goals. They have no such compelling urge to go on and on.

حصہ عا فیتے گر ہوس گئی غالب  
چو ما یہ حلقہ رندان خاکسار بیا



کاشانہ گشت ویراں ویرانہ دلکش تر  
دیوار و در نساؤ زندانیان غم را



خوشا رندی و جوش زندہ رود و مشرب عذیب  
ہ لب خشکی چہ میری در سرابستان مذہب



تشنہ لب بر ساحل دریا ز غیرت جاں دہم  
گر بہوج اندگمان چین پیشانی مرا



در تری شب ہجر اں ز حد گزشت بیا  
فدائے روئے تو عمر ہزار سالہ ما



غالب ز عاشقی بہ ندی رسیدہ ام  
نازم شرف کاری بخت دو رنگ را

حصہ امن کی خواہش ہے مگر تجھے غالب  
میان حلقہ رندان خاکسار آجا



ویران کر کے گھر کو، ویرانہ راس کیا  
دیوار و در سے مطلب زندانیان غم کو؟



کنار آب جب رندی کے سب سائل میر ہوں  
مرے کیوں تشنہ لب کوئی سرابستان مذہب میں



تشنہ لب ہی جاں دے دوں ساحل دریا پہ میں  
موج پر ہو مگر گمان چین پیشانی مجھے



بست طویل شب ہجر ہو گئی آجا  
نار تجھ پہ یہ عمر ہزار سالہ مری



لو غالب عشق چھوڑ ہوئے یار کے ندیم  
یہ کیا ستم غریبی بخت دو رنگ ہے

If you desire a refuge, Ghalib, there to dwell secure  
Find it within the circle of us reckless ones, and come!



My home became a desert, and the desert more enchanting  
For walls and doors do not agree with prisoners of love



Hail wine! and flowing Zindarud, and this fine life we live!  
Would you die thirsty-lipped among religions' mirages?

a



Thirsty, there on the river's bank I will give up my life  
If I suspect its ripples are the creases on its brow

b



The night of parting stretches on beyond endurance. Come!  
For one glimpse of your face I'll give a thousand years of life



From love I graduated to become a king's companion  
I marvel at the skill with which the world has cheated me

c

a *mashrab*, translated here in the sense of 'way of life', can also mean 'sweet water'

b I would rather die than accept anything given unwillingly.

c 'graduated' is ironic.

زمن اگر نہ بود پاور انتظار بیا  
بماند جوئے مہاش و ستیزہ کار بیا

تجے ہے وہم ضیعی مجھ کو انتظار آجا  
بماند چھوڑ مری جاں ستیزہ کار آجا

ہے یک دو شیوہ ستم دل نمی شود خرسند  
ہے مرگب من کہ ہے سامان روزگار بیا

جہاں میں بخل نہ کر میرے دل کی وسعت دیکھ  
ستم کی فوج لیے قتل روزگار آجا

ہلاک شیوہ حکمیں مخلوق مستان را  
عنان گستاخ از بار نو بہار بیا

ہلاک شیوہ حکمیں سے کر نہ مستوں کو  
تجارب چھوڑ کے اے بار نو بہار آجا

ز ما گسستی و با دیگران گروہیستی  
بیا کہ عہد وفا نیست استوار بیا

جو تو نے غیر سے باندھا ہے بھی توڑ منم  
ہوا ہے عہد وفا کب سے استوار آجا

وداع و وصل جداگانہ لذت دارد  
ہزار بار ہر دو صد ہزار بار بیا

وداع و وصل ہیں دونوں کی لذتیں اپنی  
ہزار بار جدا ہو کے لاکھ بار آجا

روایح صومعہ مستیت ز منہار مرد  
مناہع میکدہ مستیت ہوشیار بیا

روایح صومعہ ہستی ہے اس طرف مت جا  
مناہع میکدہ مستی ہے ہوشیار آجا

You cannot think my life is spent in waiting? Well then, come! a  
Seek no excuses; arm yourself for battle and then come!

These meagre modes of cruelty bring me no joy. By God! b  
Bring all the age's armoury to use on me, and come!

Why seek to slay your lovers by your awesome majesty?  
Be even more unbridled than the breeze of spring, and come!

You broke with me; and now you pledge yourself to other men  
But come! The pledge of loyalty is never kept. So come!

Parting and meeting - each of them has its distinctive joy  
Leave me a hundred times; turn back a thousand times, and come!

The mosque is all awareness. Mind you never go that way c  
The tavern is all ecstasy. So be aware, and come!

a The lover tells her to come, and see for herself - and thus of course ensures that he no longer has to wait!

b The lover's sufferings are inflicted partly by his mistress and partly by the hard times in which he lives. He says, Add these too to your own armoury. Only if you inflict upon me all the suffering you can shall I know the joy of bearing it.

c Awareness of the demands of conventional life contrasted with awareness of the things that matter.

من آن نیم کہ دگر میتواں فریفت مرا  
 جنبش کہ مگر میتواں فریفت مرا

یہ جان لو کہ میں کھاتا ہوں جان کر دھوکا  
 کہ دے وہ شوق سے یوں مجھ کو عمر بھر دھوکا

ہے حرف ذوق نگہ میتواں ربود مرا  
 وہم تاب کمر میتواں فریفت مرا

وہ حرف ذوق نگہ سے نہ مجھ کو کیوں لوٹے  
 کہ بات جس کی فریب اور ہے کمر دھوکا

ز ذکر کل پہ گماں میتواں فکدہ مرا  
 ز شاخ گل پہ شر میتواں فریفت مرا

مذہوش کرتے ہیں جو صرف ذکر سے مجھے  
 شر کا دیتے ہیں وہ گل کی شاخ پر دھوکا

ز درد دل کہ ہے افسانہ درمیاں آید  
 بہ نیم جنبش سر میتواں فریفت مرا

مرے فسانے میں ذکر غم و محن سن کر  
 وہ اس کی جنبش سر بھی ہے سر بسر دھوکا

شب فراق عمارد سحر، ولے یک چند  
 بہ گفتگوئے سحر، میتواں فریفت مرا

شب فراق کی دیکھی ہے کب کسی نے سحر  
 وہ گفتگوئے سحر ہی سے دے مگر دھوکا

سرشت من بود ایں دردہ آن نیم غالب  
 کہ لذوقا بہ اثر میتواں فریفت مرا

دفا سرشت ہوں، نادان میں نہیں غالب  
 کہ کھاؤں رملو محبت میں اس قدر دھوکا

Such is my love that she alone can cast a spell on me  
I make her think that someone else can cast a spell on me

a

Speak of the joy of gazing, and I am at once your friend  
Hint at a supple waist, and you can cast a spell on me

Just speak of wine; you can at once plunge me in fantasy  
I see the fruit; the branch's flower can cast a spell on me

b

I tell a tale; my own heart's pain is evident in it  
The merest motion of her head can cast a spell on me

c

The night of parting knows no dawn; yet for a little while  
Talk of the dawn; maybe your words will cast a spell on me

True love is in my nature, Ghalib. Even so, no claim  
That true love melts a fair one's heart can cast its spell on me

a I do so to arouse her jealousy, and make her more attentive to me.

b I already experience the joy that is yet to come.

c I can interpret that as a sign that my story moves her



کدوئے چوں زسے یابم چنان بر خویشتن بالم  
کہ پندارم سر آمد روزگار خیر لکھا

کدو بھر کے ملے ہدہ تو ایسے خوش ہو جی میرا  
کہ جیسے اب نہ آئے گا زمانہ بے نوائی کا

خمن کوئے، مراہم دل پہ تقویٰ مانگست نا  
زنگ زاہد اقلوم پہ کافر ماجر لکھا

خمن کوئے، مراد ملکہ تقویٰ تو ہے لیکن  
میں ننگ زہد سے مائل ہوں کافر ماجرائی کا

زنجم مگر بصورت از گدایاں بودہ ام غالب  
پہ دار الملک معنی می کنم فرمانروا لکھا

گداؤں کی سی اس صورت کا مجھ کو رنج کیا غالب  
ہے شرہ ملک معنی میں مری فرمانروائی کا

آں میثم باید کہ چوں ریزم پہ جام  
زور سے در گردش آورد جام را

سے کی تیزی کے سبب ہے دیدنی  
خود بخود گردش میں آتا جام کا

از دل تست آنچہ بر من می رود  
می شناسم تختی ایام را

تیرے ہاتھوں ہی ہوا کچھ ہوا  
کیا گھم پھر تختی ایام کا

دلستان در حشم و غالب بودہ جوی  
شوق نشاندہی ہنگام را

دلربا پادشہ، غالب بودہ جو  
شوق کو احساس کیا ہنگام کا

Each time my gourd is filled with wine such ecstasy possesses me  
I think an end has come to all the helplessness of life

To put it briefly, my heart too inclines to piety: but then  
I saw the way the 'good' behaved, and fell in with the infidels

I do not grieve if in men's eyes I seem to be a beggar  
Within the realms of meaning it is Ghalib's writ that runs



Give me a wine that, poured into the cup  
Is strong enough to make the cup go round

All that these cruel times inflict upon me  
I think of as proceeding from your heart

She full of rage - and Ghalib asking kisses  
Love never knows what is the proper time

a My sufferings are caused by the age I live in, but I think of them as cruelties inflicted on me by you because I love you. And this thought enables me to bear them gladly.

ہے توچوں بادہ کہ درخشید ہم لزشیدہ جد است  
نہو آمیزش جال در تن ما با تن ما

ما نہویم بدیں مرجہ راضی غالب  
شعر خود خویش آن کرد کہ گردو فن ما



از بسکہ خاطر ہوس گل عزیز بود  
خون ششہ ایم و باغ و بہار خودیم ما

ما جملہ دقت خویش و دل ما زما ہدست  
کوئی ہجوم حسرت کار خودیم ما

باچوں توئی المعاملہ بر خویش منت است  
از شکوہ تو شکر گزار خودیم ما

غالب چو شخص و عکس در آیند خیال  
باخویش کن یکے و دوچار خودیم ما

جس طرح شیشے میں بادہ رہے شیشے سے الگ  
بن ترے یوں ہے مری جاں سے جدا تن میرا

میں بھلاک تھا خن کوئی پہ نائل غالب  
شعر نے کی یہ تمنا کہ بنے فن میرا



کچھ اس قدر ہمیں ہوس گل عزیز تھی  
خود ہو کے خون اپنی بہار آپ ہم ہوئے

گم ہیں خود اپنے آپ میں دل و دقت خویش ہے  
گویا ہجوم حسرت کار آپ ہم ہوئے

احسان ہے اپنی ذات پہ تجھ سے معاملہ  
شکوے میں تجھ سے شکر گزار آپ ہم ہوئے

غالب میان آئینہ ماہر شخص و عکس  
یکتا ہیں پھر بھی خود سے دوچار آپ ہم ہوئے

Without you, just as wine within the glass is parted from it  
My soul is in my body, but is not a part of it

Ghalib, it was not by your wish that you attained this rank  
Poetry came itself and asked if it might be your craft



My longing for the roses' beauty was so dear to me  
I turned to blood to show myself the beauties of the spring

All my concern is with myself, my heart is full of me  
I am a host of keen regrets for all I could not do

In loving one like you it is myself that I oblige  
Complaint to you expresses all the thanks I give to me

I, and myself reflected in imagination's mirror  
Are one, and one who constantly confronts another one

ما ہائے گرم پروازیم فیض از ما مجھ  
سایہ بچوں دود بالائی دود از بالی ما  
﴿۱﴾

سخت جانیم و قماشِ خاطر ما نازکست  
کار گاہِ شیشہ پنداری بود کہسار ما

سرگراشم از وفا و شرمساریم از جفا  
کہ از ناکامی سہی تو در آزار ما  
﴿۲﴾

دلِ مایوس را تسکین بہ مردن میوایِ داون  
چہ امید است آخرِ خضر و اورئیس و مسجارا

خطے بر ہستی عالم کشیدیم از مژہ بسن  
ز خود رقتیم دہم با خویشن بردیم دنیا را  
﴿۳﴾

فدایت دیدہ دل رسم تراشِ پیرس و سن  
خرابِ ذوقِ گل چینی چہ داند باغبانی را

فیض مجھ سے مت طلب کر ہوں ہائے گرم رو  
سایہ میرا مجھ سے لو پر دود کی تماشال ہے  
﴿۱﴾

میں نے بنا سخت جہا ہوں پر نزاکت دل کی دیکھ  
آئینے سے بڑھ کے نازک پیکر کہسار ہے

سرگراں ہیں ہم وفا سے اور جفا سے شرمسار  
سہی لا حاصل یہ تیری کاوشِ آزار ہے  
﴿۲﴾

قننا موت کی ہے ہر دلِ مایوس کا چارہ  
ہے کیا امید آخرِ خضر و اورئیس و مسجارا کو

جب آنکھیں بند کیں، کھینچا خطِ تمنیخ عالم پر  
خود اپنے سے گئے ہم ساتھ لے کے سدی دنیا کو  
﴿۳﴾

فدا یہ جان و دل تجھ پر نہ پوچھ ب رسم تراش  
سیلہ مجھ سے گل جیس کو ہلا کیا باغبانی کا

I am a *huma*, but a boon to no man; for I fly so fast a  
The shadow of my wings goes upwards, rising in the air like smoke



I can bear every blow; my nature is of the most delicate b  
I am a rock; think of me as a workshop of fine glass

I feel depressed in loyalty, embarrassed by your cruelty c  
You try to torture me, alas!, so ineffectively!



I solace my despondent heart by holding out the hope of death d  
But what hope can sustain Khizar, and Isa, and Idris?

I blotted out the world entire when once I closed my eyelashes  
Lost to myself I bore away the world with me as well



My eyes and heart are yours; don't ask me e  
how you should adorn yourself  
Does he who longs to pluck the flowers  
know anything of gardening?

a Like the *huma*, I too am an auspicious being. But people who want worldly advancement need not look to me. I am far above such things.

b I combine extreme fortitude with extreme sensitivity, and each quality supports the other. The second line suggests this. Glass is made from rock, and the rock is thus, in a sense, a workshop in which glass is made

c I must be true to you, but it saddens me that you are so lacking in the skills of a true beloved that I feel ashamed for you.

d All of these had been granted eternal life

e Your beauty holds my eyes and heart enthralled, I neither know nor care how such beauty is produced.

کم مضر مگر یہ اسم زائد ہے علم ازل  
بودہ درین جوئے آب گردش ہفت آسیا

مگر یہ مرا کم نہیں روز ازل بے مگیاں  
تھی اسی سیلاب میں گردش ہفت آسیا

سادہ ز علم و عمل سہر تو روزیدہ ایم  
مستی ما پایدار باوہ ما ناشتا



علم و عمل سے حسی غرقِ محبت ہوں میں  
مستی مری پایدار باوہ مرا ناشتا



منت کش تاخیر وفا نیم کہ آخر  
این شیوہ عیاں ساخت عیار و گرکن را



ہے اپنی وفا کشی کی تاخیر کہ آخر  
محبوب پہ اختیار کا کردار عیاں ہے



میش و غم در دل نمی استد خوشا آزلوگی  
باوہ و خونابہ یکسانست در غربال ما

میش و غم دل میں کہاں ٹھہریں خوشا آزلوگی  
باوہ و خونابہ کو یکساں مری غربال ہے

Do not discount my tears; eternal wisdom has decreed a  
That in this flowing stream the seven millstones all revolve

We, ignorant and powerless, maintain our love for You b  
Intoxicated always, with a wine that does not fail



I owe much to the impact of my loyalty: at least c  
My way made plain the standards by which others live their lives



I am a free man; joy and pain pass through my heart and do not stay d  
Wine and pure blood are one to me; my heart is like a sieve to both

- a    The seven millstones are the seven heavens, the revolution of which determines the fate of man. But it is the force of the stream of tears man sheds in his suffering that causes the millstones to revolve. So man himself contributes to the making of his own fate.
- b    The wine is the wine of love of God. We are powerless and ignorant, but we love You utterly and steadfastly.
- c    That is, how far short they fall of the standards of conduct which true love demands and which I satisfy.
- d    Neither great joy nor great suffering deflect me from pursuing calmly my chosen course in life.



اے بہ خلا و ملا خوں تو ہنگامہ زما  
ہامہ در گفتگو، بے ہما با ماجرا

حیرے کرشموں سے بُرِ قلبِ خلا و ملا  
گفتگو ہر ایک سے، امر میں سب سے جدا

آب نہ بخشی بہ زور، خون سکندر پدر  
جاں نہ پذیری بہ بچہ، نقدِ خضر ناروا

آبِ بقا کے قریں خون سکندر پدر  
بدیہ، جاں مسترد، نقدِ خضر ناروا

بزمِ ترا شمع و گلِ عشقی بوتراب  
سازِ ترا زیرویم واقعہء کربلا

شمعِ تری بزم کی عشقی بوتراب  
نقدِ ترے ساز کا واقعہء کربلا

لکھیاں ترا قافلہ بے آب و ناں  
لکھیاں ترا مائدہ بے اشتہا

ہیں جو ترے غم زدہ وہ رہے بے آب و ناں  
جن پہ کرم ہے، انہیں مائدہ بے اشتہا



## INTRODUCTION

The history of the present volume is as follows. Over the years from 1969 I worked with Khurshidul Islam to produce an English translation, with introduction and notes, of a selection of couplets from Ghalib's Urdu and Persian ghazals. The selection was made by Khurshid Sahib, modified by me only to the extent that I omitted some couplets which I could not translate adequately and others which I did not think would appeal to an English-reading audience. Khurshid Sahib's explanations enabled me to understand much that I would not have been able to understand without his help and most of the translations were discussed with, and approved by him. Nevertheless the final product is mine. A time came when it became impossible for our collaboration to continue, and since that time I have made further modifications both in the selection and in the translations.

In 1994 I had the good fortune of making the acquaintance of Iftikhar Ahmad Khan Adani. I found that our understanding of Ghalib was gratifyingly similar, and I was very pleased to learn that he had translated into Urdu verse many couplets of Ghalib's Persian ghazals, some of which he recited to me. We then formed the plan of publishing a book which would give side by side the Persian originals of such verses as both he and I had translated, with my English translation and his Urdu translation, and the present volume is the result.

It is proposed to follow this volume with another giving the complete collection of my English translations, and later, if resources permit, with a third volume in which Ghalib's Urdu/Persian original couplets will face my English translation and notes.

Ralph Russell

December, 1997

Iftekhar Ahmad Adani's book **کتاب خاص لے کر تھے** is a collection of very unusual and pointed articles on Ghalib's relevance to the literary and social problems of our times. It contains translations of half a dozen Persian ghazals of Ghalib which have a character and style of their own.

This volume provides discerning readers with an opportunity to compare how Ghalib's genius inspires two gifted individuals with totally different cultural backgrounds to interpret his poetry. This comparative study will certainly provide a new dimension to one's understanding of Ghalib.

Here I would like to cite only three Persian couplets of Ghalib and show how beautifully they have been translated into Urdu and English by Adani and Russell.

Ghalib: اک راز کہ در سینه لپاست نہ دھتا است    بردار جس گفت بہ خبر خواں گفت  
Adani: اک راز ہے جسے میں کوئی دھتا نہیں ہے    سولی پہ کیسے بزمِ خبر نہ کہا جائے  
Russell: The words I hide within my breast are not those of a preacher  
Words to be spoken at the stake, not spoken from the pulpit

Ghalib: دل در قلم تو مایہ بہ رحمن سپردہ است    کار از زبانِ گزشتہ و سوداںِ لایہ است  
Adani: مہربانہ دل نے حلقی میں رحمن کو دے دیا    انکارہ خسارہ و سوداں نہیں رہا  
Russell: In love of you, fair robber, my heart gave you all it had  
The fear of loss, the hope of gain - these are no longer there

Ghalib: بحث و جدل بجائے ماں' بیکدہ جیسے کاندراں    کس شس از جمل کس حق از فداک لڑا است  
Adani: بحث و جدل کو چھوڑ کر بیکدہ ڈھنڈے جہاں    ذکرِ جمل نے کوئی نور نہ فداک لڑا  
Russell: Abandon disputations; seek the tavern, for in there  
No one will want to waste his breath on Fadak or Jamal

Does not this comparative study of Ghalib's couplets give a new depth to our understanding of the poet ?

The Anjuman Taraqqi-e-Urdu, Pakistan is proud to be associated with the Pakistan Writers' Co-operative Society in the production of this volume, a valuable and timely tribute to Ghalib in celebration of the 200th anniversary of the dawn of his genius on this planet.

Jamiluddin Aali  
December, 1997

## A word about this book

It is a matter of no small satisfaction to me that I was instrumental in bringing two of my very close friends Ralph Russell and Iftikhar Ahmad Adani together and making them agree to publish their translations of Ghalib's selected Persian ghazals and couplets in one volume. War service brought Ralph to India in early forties where he served with the Indian Army and made his acquaintance with Urdu, the language of the laskhar. Urdu cast its spell on this young military officer and succeeded in claiming his life-long devotion. Ghalib was proud of the military background of his ancestors. He had declared *سہ ہزار سال سے ہر پڑا ہے فوجی* (For generations the profession of my forbears has been military service). So he captivated Lt. Ralph Russell by the charm of his personality, prose and poetry and made him collaborate with the Indian scholar Dr Khurshidul Islam to produce a superb book titled Ghalib: Life and letters.

Not content with this prose work they decided to translate selected Urdu and Persian ghazals of Ghalib into English. While Khurshidul Islam selected Ghalib's couplets, Ralph Russell translated them into English. This book, however, contains the translations as modified, elaborated and finalised by Ralph Russell after the end of his collaboration with Dr Khurshidul Islam a few years back.

Apart from his own love of Ghalib's ghazals, Iftikhar Ahmad Adani has a significant ancestral connection with the poet. His great grandfather Nawab Mustafa Khan Shaiqta was a very trusted friend and admirer of Ghalib. The compliment that Ghalib paid him for his literary taste is absolutely unique. *"Ghalib is proud of the fact that he never included a ghazal in his diwan unless it pleased Mustafa Khan"* *غزل نہ دیوان میں نہ لے کر میں اس کی رضا سے*

Like his two elder brothers who were members of the prestigious Indian Civil Service, Iftikhar Ahmad Adani joined the Civil Service of Pakistan in 1950 and served in various capacities until his retirement in 1986. Ghalib has proudly spoken of his induction into the Mughal Civil Service. *میں نے ان کی خدمت میں ملا کر ان کی خدمت میں*

'Gone are the days when you complained of not being a servant of the 'crown'

The interesting thing about this selection of Ghalib's ghazals is that it combines tributes to his genius by two literary connoisseurs with civil and military backgrounds

## **CONTENTS**

1. A word about this book	5
2. Introduction	7
3. Persian Ghazals with Translations.	8
4. Explanatory Index	142
5. Pas Navisht ( <i>Post Script</i> )	165

All rights reserved

by

**Pakistan Writers Cooperative Society, Lahore.**

ISBN 978-969-8460-16-7

Third Edition	2010
Quantity	500
Translation in Urdu	Iftekhar Ahmad Adani
Translation in English	Ralph Russell
Price	Rs.300.00

**Published by**

**Pakistan Writers Co-operative Society, Lahore.**

**Sole Distributor**

**Co-opera Book Centre and Art Gallery,**

70, Shakra-e-Quaid-e-Azam, Lahore

Phone: 042-37321161, 042-37322926

Printer

Maktaba Jadeed Press

**SELECTIONS**  
*from the*  
**PERSIAN GHAZALS**  
*of*  
**GHALIB**  
*with translations*

*into*  
**ENGLISH**  
*by*

**RALPH RUSSELL**

*into*  
**URDU**  
*by*

**IFTIKHAR AHMAD  
ADANI**



**Pakistan Writers' Co-operative Society**



**SELECTIONS**  
*from the*  
**PERSIAN GHAZALS**  
*of*  
**GHALIB**

# Selections

from the Persian Ghazals of

# GHALIB

into URDU

by

IFTIKHAR  
AHMAD ADNI

into ENGLISH

by

RALPH RUSSELL

